Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

17 رمضان 1429 ہجری 18 تبوک 1387 ہش 18 ستمبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔(سورۃ الفرقان:۶۴)

ترجمہ: اور رحمان کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر کے ساتھ نہیں چلتے) اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں (یعنی جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔(سورۃ لقمان:۱۹۔۲۰)

ترجمہ: اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے۔)

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا۔

(بنی اسرائیل:38)

ترجمہ: اور زمین میں اکڑ اکڑ کر نہ چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا۔ اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

احادیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے۔ جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیھق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں متفیھق کسے کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا متفیھق متکبرانہ باتیں کرنے والے کو کہتے ہیں"

(ترمذی ابواب البر والصلۃ فی معالی الاخلاق)

☆...... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچوں کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کے کھانے پر اکسایا، تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا"۔ (متفق علیہ)

☆...... "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اس کو ایک درجہ بلند کرے گا جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے علیین میں جگہ دے گا۔ بہت اونچے مقام پر لے جائے گا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا۔ یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کر دے گا"۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابہ جلد ۳ صفحہ 76)

☆...... "ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمع میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے! اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے" جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے" (کنز العمال)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ یہ سوال ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہیں کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 1370 الحکم 17 جولائی 1903ء)

"تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینا شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 38-437)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہلاک ہوا تکبر ہی تھا"

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

"اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا"۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 18 ستمبر 2008ء

شُرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۹......)

حیدر آباد کے مخالف ملاؤں نے جماعت احمدیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے خلاف جو بہتانات گھڑے ہیں ان میں سے ایک نہایت جھوٹا الزام جس سے احمدیوں کے سینے چھلنی ہوتے ہیں یہ لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذٰلک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے اور اس قدر صریح کذب بیانی ہے کہ اس سے آسمان پھٹ سکتا ہے اور یقیناً آج اس کذب بیانی اور بہتان طرازی کی وجہ سے عالم اسلام کی اکثریت طرح طرح کی بے چینی، بدامنی اور خوف و اضطراب میں مبتلا ہے اور خدا کی طرف سے آنے والے ایک معصوم پر الزام لگانے کی یہی سزا ہونی تھی اس میں سب سے بڑا کردار پاکستان کا ہے۔ چنانچہ اگر پاکستان کو ہی سامنے رکھ کر انصاف پسند غور کریں کہ آج اہل پاکستان سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے اور امن و امان کے اعتبار سے کس قدر عذاب میں مبتلا ہیں تو ہمیں کہنے دیجئے کہ یہ عذاب صرف اور صرف خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی مخالفت اور اس کی توہین و تکذیب کی وجہ سے ہی ہے۔

ان دنوں ہندوستان میں بھی ملاؤں نے پاکستان کی طرز پر مخالفت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور یہاں پر بھی وہی ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا کر کے وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو پاکستان کے مسلمانوں کی نسبت زیادہ عذاب میں مبتلا کر دیں گے۔ حال ہی میں ہندوستان میں مختلف جگہوں سے ملاؤں کی طرف سے یہ آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ احمدیوں کو پاکستان کی طرح غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے لیکن وہ یہ نہیں سوچ رہے ہیں کہ ایسا کر کے وہ نہ صرف دیگر مسلمان فرقوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی لائن میں کھڑا کر رہے ہیں بلکہ غیر مسلموں کو بالخصوص ہندوؤں کو بھی یہ موقع دے رہے ہیں کہ وہ حکومت سے اپیل کریں کہ وہ تمام مسلمانوں کو یہ کہنے پر مجبور کرے کہ ''فخر سے کہو ہم ہندو ہیں'' بھارت کے انتہا پسند ہندو یہی چاہتے ہیں کہ بھارت کے تمام مسلمانوں کو جو کبھی پہلے ہندو تھے دوبارہ ہندو دھرم میں واپس لائیں۔ اور اگر بالفرض دیوبندی مولویوں کی اس اپیل کو حکومت منظور کر لے اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دے تو کل کو انتہا پسند ہندوؤں کے اس احتجاج کو کیوں تسلیم نہیں کرے گی کہ تمام مسلمانوں اور دیگر اقوام کو ہندو قرار دیا جائے۔ بلکہ ایسا کرنے سے تو روز روز کا جھگڑا بھی ختم ہو جائے گا سب ایک ہی فرقہ میں شامل ہو جائیں گے اور آئندہ کوئی مطالبہ نہ رہے گا۔

جیسا کہ ہم ذکر کر رہے ہیں کہ حال ہی میں بھارت کے بعض علاقوں میں جن میں دیوبندیوں کا اسلامی اخلاق سکھانے والا ضلع سہارنپور بھی شامل ہے جس میں ان کے دار العلوم اور مظاہر العلوم جیسے اسلامی مدرسے بھی ہیں۔ اس شہر میں دیوبندی اور دیگر فرقوں کے بعض ملاؤں کے اُکسانے پر احمدیوں کے مکانات اور دکانوں کو لوٹا گیا، جلایا گیا اور بعض احمدیوں کو سخت جسمانی تکالیف پہنچائی گئیں اور بعض جرائم پیشہ لوگوں کو اکٹھا کر کے جو کہ پہلے سے کئی طرح کے جرائم میں مطلوب ہیں اسلام کے نام پر اُن کو احمدیوں کو نقصان پہنچانے، ان کے مکانات کو توڑنے اور سامان لوٹنے کی ترغیب دی گئی اور اس قدر جہالت کا مظاہرہ کیا گیا کہ قادیانیت کے نام پر اپنی ذاتی رنجشیں بھی نکالی گئیں۔ ایسے افراد کو بھی قادیانی کہہ کر مارا پیٹا گیا جو احمدی نہیں ہیں اور نہ ہی احمدیت کے بارہ میں ان کو علم ہے اُن کو احمدیت کے نام پر مارا پیٹا گیا۔ وجہ صرف یہ تھی کہ ان کی کسی کے ساتھ ذاتی رنجش تھی اور قادیانی کہہ کر ان کو زدوکوب کیا گیا اس فساد میں مولویوں کے ساتھ شرابی، جواری، نشے باز اور ہر طرح کے جرائم پیشہ لوگ شامل ہیں۔ اب قارئین خود ہی اندازہ لگائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کس قدر برحق تھا کہ ''علماء هم شرٌ من تحت اديم السماء کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ بالکل ایسی ہی مثال ان دنوں حیدر آباد میں بھی سامنے آ رہی ہے کل تک مجلس اتحاد المسلمین کا اخبار ''اعتماد'' اور ''سیاست'' و ''منصف'' دونوں جماعت کی مخالفت میں ایک تھے لیکن اب پھر سیاست و منصف اپنے ذاتی مفادات کے تحت اعتماد سے الگ ہو گئے ہیں جس بناء پر ذاتی رنجش نکالنے کے لئے سیاست و منصف پر بھی قادیانی ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔

ملاؤں نے جی بھر کر یہ فساد کیا ہے اور جرائم پیشہ مسلمانوں سے کروایا ہے اور خوب خوش ہوئے اُچھلے اور کودے اور فتح کے شادیانے بجائے۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ انہوں نے اپنے اس مذموم عمل سے غیر قوموں کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی جب چاہیں مذہب کے نام پر ان کے ساتھ اور دوسرے معصوم مسلمانوں کے ساتھ فساد کر سکتے ہیں کیونکہ اگر دیوبندیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اکثریت کے زعم میں کم تعداد اور کمزور فرقہ پر حملہ کریں اور ان کو دیوبندی اسلام کی طرف راغب کریں اور ان کی تبلیغ کو بند کریں تو پھر یہی حق ہندوستان کی ہر اکثریت کو بھی مل جانا چاہئے کہ وہ اپنے مقابل پر اقلیت کو اس کی مذہبی تبلیغ سے روکیں اور انہیں جینے کے حق سے محروم کر کے ان کے مکانوں اور دکانوں کو جلائیں اور انہیں ماریں اور زخمی کریں۔ کیا اپنے اس مذموم عمل سے دیوبندی ملاں دیگر اقوام کو یہی سبق نہیں دے رہے......؟ انصاف پسند مسلمان اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔!

اب ہم اپنے اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ سخت گھناؤنا الزام ہے کہ نعوذ باللہ من ذالک آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے تھے جبکہ حق یہ ہے کہ صحابہ کے بعد ۱۴۰۰ سال میں کوئی ایک بھی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جس نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کیا ہو۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپؑ کو تو یہ مقام و منصب صرف اور صرف اس لئے ملا ہے کہ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق صادق اور کامل مطیع و فرمانبردار ہیں آپ اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

'' اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ (فرشتے۔ناقل) آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ مَلَاءِ اَعلٰی کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز مَلَاءِ اَعلٰی پر شخصِ مُحیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598 حاشیہ 3)

یہی کتاب براہین احمدیہ جب آپؑ نے تصنیف فرمائی تو اُس وقت کے علماءِ اسلام نے بھی اسے عظیم الشان خدمتِ اسلام سمجھا۔ لیکن بعد میں جب آپؑ نے باذن الٰہی دعویٰ مسیحیت و مہدویت فرمایا تو کئی ظاہر پرست علماء آپؑ کے مخالف ہو گئے لیکن کئی حق پرست علماء آپؑ کو پہچان کر آپؑ کے دامنِ عافیت میں آگئے جن میں حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ، حضرت مولانا عبد الکریم صاحبؓ، حضرت مولانا بُرہان الدین صاحب جہلمیؓ، حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت سید محمد احسن صاحب امروہیؓ، حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ اور رشید احمد گنگوہی کے ہمزلف حضرت پیر سراج الحق صاحب نُعمانی شامل ہیں۔

ابتداء میں بعض ایسے علماء بھی تھے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نیکی تقویٰ اور حُبِّ رسول کے گواہ تھے لیکن بعد میں دُنیا سے ڈر کر انہوں نے آپؑ کی مخالفت شروع کر دی۔ ایسے لوگوں میں فرقہ اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب شامل ہیں انہوں نے کتاب براہین احمدیہ کی تالیف پر، جی ہاں اس کتاب کی تالیف پر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا مذکورہ حُبِّ رسول کا کشف بیان فرمایا ہے لکھا کہ:

''ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ زمانہ کے حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی قلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔

("اِشَاعَةُ السُّنَّة " جلد ہفتم نمبر 6 صفحہ 70-169)

پھر لکھا:-'' مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رُو سے (وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی الہام اکثر جھوٹے نکلتے ہیں اور الہامات مؤلف براہین احمدیہ میں سے آج تک ایک بھی جھوٹ نہیں نکلا۔'' (رسالہ "اِشَاعَةُ السُّنَّة "جلد ہفتم نمبر 9 صفحہ 282)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں '' هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 128 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایمان اور یقین تھا کہ محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی جائے نہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو چھوڑ کر اپنے طور پر نئے نئے طریقے قُربِ الٰہی کے تلاش کرنے کے لئے ایجاد کر لئے جائیں اس تعلق میں آپ فرماتے ہیں:-

'' اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بناوے چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آلِ عمران:32) یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے۔ سچی اتباع آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل لوگوں نے اتباع سے مُراد صرف رفع یدین، آمین بالجہر اور رفع سبابہ ہی لے لیا ہے باقی اُمور کو جو اخلاقِ فاضلہ آپؐ کے تھے ان کو چھوڑ دیا۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ 62)

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی ایک ایسا وصف اور خُلق ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور انبیاء کا اور ان کے ماننے والوں کا بھی یہ خاصہ ہے۔ مہمان نوازی آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بھی ایک ذریعہ ہے اور غیر کو بھی متاثر کر کے قریب لاتی ہے جس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلتے ہیں۔

جماعت کے جلسے اور ان کے لنگر کے جاری نظام سے غیر بھی متاثر ہوتے ہیں۔

مسیح محمدی کی خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر کارکنان پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کا اپنے اندر ایک جوش اور عزم پیدا کریں اور وہ نمونے دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کے لئے دکھاتے تھے۔

(آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے پاک نمونوں کا دلکش تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18رجولائی 2008ء بمطابق 18 وفا 1387 ہجری شمسی بمقام بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے کا خطبہ عموماً میں میزبانوں کو جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے بارے میں توجہ دلانے کے لئے دیتا ہوں۔ یہ میزبانی جماعتی نظام کے تحت بھی ہو رہی ہوتی ہے اور ذاتی طور پر بھی احمدی اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کی کر رہے ہوتے ہیں۔

مہمان نوازی ایک ایسا وصف اور خُلق ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور انبیاء کا اور ان کے ماننے والوں کا بھی یہ خاصہ ہے۔ مہمان نوازی آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بھی ایک ذریعہ ہے اور غیر کو بھی متاثر کر کے قریب لاتی ہے جس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت میں بھی ہمیں اکرامِ ضیف کے نظارے نظر آتے ہیں اور آپؐ کے غلام صادق کی زندگی میں بھی ہمیں اس طرف ایک خاص توجہ نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا بھی تھا کہ لوگ کثرت سے آئیں گے اور ظاہر ہے جب ایک اجنبی جگہ پر لوگ آئیں تو مہمان ہونے کی حالت میں آتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی الہام ہوا کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاس اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے، تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ (حوالہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ مہمان نوازی کرنی تھی کہ انبیاء کا یہ خاصہ ہوتا ہے لیکن اس میں اصل میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ مسیح موعودؑ کے لنگر تو پھیلنے ہیں۔ اس لئے وہ مرکز جہاں پر خلیفۂ وقت ہو خاص طور پر اور اس کے علاوہ بھی جہاں مسیح موعودؑ کے نام پر لوگ جمع ہوں گے وہاں یہ مہمان نوازی کرنی پڑے گی۔ وہاں اس اعلیٰ خُلق کو جو مہمان نوازی کا ہے اس کام پر معمور لوگ کبھی پس پشت نہ ڈالیں۔ یہ پیشگوئی جماعت کی بہت زیادہ تعداد میں بڑھنے کے بارے میں بھی ہے اور نہ صرف تعداد کے بڑھنے کے بارے میں بلکہ جماعت کے افراد کے اخلاص و وفا میں بڑھنے کے بارے میں بھی ہے کہ مخلصین کا مرکز میں تانتا بندھا رہے گا۔ آنے والے لوگ آتے رہیں گے اور پھر صرف ماننے والوں کی تعداد ہی نہیں بلکہ حق کے متلاشی لوگوں کی بھی ایک بڑی تعداد آتی رہے گی اور ان کی مہمان نوازی بھی رہے گی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر خانہ بھی شروع فرمایا تھا اور یہ بھی اہم کاموں میں سے آپ نے ایک اہم کام قرار دیا تھا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر دنیا کے کونے کونے میں چل رہے ہیں اور جماعتی مراکز کی طرف جہاں جہاں بھی جماعت کے مرکز ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سننے کے لئے آنے والوں کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پھر جب جلسہ سالانہ ہوتا ہے تو اس کا ایک اور ہی قسم کا نظارہ ہمیں نظر آتا ہے۔ پس یہ مہمان نوازی ایک ایسا کام ہمارے سپرد ہو چکا ہے جس کا کرنا ہر احمدی کے لئے عام طور پر اور خلیفۂ وقت اور انتظامیہ کے لئے خاص طور پر فرض ہو چکا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارے لئے وارننگ بھی ہے کہ اگر تم نے اعلیٰ اخلاق نہ دکھائے تو اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے محروم رہنے والے بھی بن سکتے ہو اور یہ خلق اگر اپنے اندر قائم کر لو گے تو یہ خلق قائم کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

پس وہ تمام کارکنان والنٹیئرز اور انتظامیہ کے لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور انہیں یہ موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی عمر کے مرد، خواتین بھی، نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی اور بچے بھی جلسہ کے دنوں میں ایک خاص جوش سے اپنے نام مہمانوں کی خدمت اور جلسہ سالانہ کی متفرق ڈیوٹیوں کے لئے پیش کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ اب ہر ملک میں جلسے ہوتے ہیں، کئی جلسوں میں مَیں بھی شامل ہوتا ہوں تو ہر قوم کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیوٹیاں دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ افریقہ کی بھی مثالیں مَیں دے چکا ہوں کہ کس طرح خوش دلی سے وہ ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ پھر امریکہ، کینیڈا میں جلسے ہوئے اور کہیں بھی جب مَیں گیا ہوں، جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں، وہاں بھی ہر طبقے کے لوگ اور ہر عمر کے لوگ مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور بڑی خوشی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں۔

لیکن UK کے جلسہ کی ایک اہمیت بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں انتظامات کی وسعت، جو خلافت کی موجودگی کی وجہ سے ہے، باقی دنیا کی نسبت زیادہ ہے اور لوگوں کی نظر بھی اس جلسے پر زیادہ ہوتی ہے۔ اپنوں کی بھی اور غیروں کی بھی اور اس لحاظ سے جو ڈیوٹیاں دینے والے ہیں، بعض قسم کی ڈیوٹیاں بھی ان کے لئے بڑی حساس ہیں اور ظاہر ہے جب یہ جلسہ جیسا کہ مَیں پہلے کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، غیر شعوری طور پر مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے تو میری فکر بھی اس جلسے پر زیادہ ہوتی ہے، لوگوں کی توقعات بھی زیادہ ہوتی ہیں، ان لوگوں کی جو خاص طور پر باہر سے آتے ہیں، جو دوسرے ملکوں سے مہمان بن کے آ رہے ہوتے ہیں۔ ضمناً یہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت خلافت کا مرکز یہاں ہونے کی وجہ سے لندن کے خدام اور بعض دوسرے کام کرنے والے جو حفاظت کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں یا مستقل لنگر میں ڈیوٹیاں دے رہے ہیں یا دوسرے فنکشنز میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، فنکشنز بڑی تعداد میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے ممالک کے افراد جماعت کی نسبت یہاں کے لوگ زیادہ اور مستقل کام کرنے والے ہیں اور گزشتہ 24 سال سے نہایت احسن رنگ میں اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ربوہ اور قادیان میں تو اس کام کے لئے مستقل عملہ ہے لیکن یہاں لنگر کا بھی بہت سا حصہ اور مسجد فضل کی جو متفرق ڈیوٹیاں ہیں یہ والنٹیئرز انصار اور خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اس خدمت کی بہترین جزا دے۔ اس ملک میں اور پھر اس مہنگے شہر میں رہتے ہوئے اپنے وقت اور مال کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں تو یقیناً یہ سب کارکنان کا جماعت اور خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق ہے جس کی وجہ سے وہ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو یہ توفیق دیتا چلا جائے۔

جماعت کے جلسے اور ان کے لنگر کے جاری نظام سے غیر بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی جو لوگ قادیان آئے تھے، بعض غیر از جماعت اس لنگر کے نظام کو اور مہمان نوازی کو دیکھ کر اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کو دیکھ کر بڑے متاثر ہوتے تھے۔ آج کل بھی جلسوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جاری کردہ لنگر لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔

اس دفعہ جب مَیں افریقہ کے دورے پر گیا ہوں تو بعض ممالک میں جہاں جلسے ہوئے خلافت جوبلی کے حوالے سے لوگوں کی آمد بھی زیادہ تھی تو اتنے مہمانوں کو کھانا ملتے دیکھ کر کئی غیر جو وہاں آئے ہوئے تھے وہ اس بات سے بہت متاثر تھے اور ان کا حیرت کا اظہار تھا۔ اور بعض نے تو اسی بات کو خدائی جماعت ہونے کی دلیل سمجھ لیا کہ اس طرح کی مہمان نوازی تو ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔ تو یہ سب اصل میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی تربیت کی وجہ سے ہے جنہوں نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلاتے ہوئے یہ راستے دکھائے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ آپؐ کی مہمان نوازی اور سخاوت تھی جس نے کئی کافروں کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جو دین اور دنیا دونوں طرح سے دوسروں کو قریب لانے کا باعث بنتا ہے اور اس زمانہ میں کیونکہ دین کی تجدید کے لئے اور بندے کو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والا بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے، اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپؑ سے یہ بھی وعدہ فرمایا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یعنی یہ سب کام جو مسیح محمدی کے سپرد ہوئے بظاہر آپ علیہ السلام اور آپؑ کے بعد نظام خلافت کے ذریعہ پورے ہو رہے ہوں گے۔ لیکن دلوں کو پھیرنے کی طاقت سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے حقیقت میں یہ کام خدا تعالیٰ خود کرتا ہے، کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس زبردست مدد کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا جب اس طرح ہوگا، دلوں کو پھیرے گا تو لوگ آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کہ یعنی لوگ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ دین قبول کرنے والوں کو، دین سیکھنے والوں کو اور دین کی تحقیق کرنے والوں کو بھیجے گا تو فرمایا پھر گھبرانا نہیں بلکہ اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑنا تو یہ اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آنے والے مہمانوں کی تھی اور آپؑ کے لئے آنے والے مہمانوں کی ہے۔ جلسوں کا انعقاد بھی آپ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا تھا کہ دین اور روحانیت میں ترقی ہو اور اس کے لئے لوگ جمع ہوں۔

پس یہ مہمان جو جلسے کے لئے آتے ہیں اور آ رہے ہیں ان کی ہر رنگ میں خدمت کرنا، ہر کارکن کا جس نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے اور جس کی ڈیوٹی مختلف شعبہ جات میں لگائی گئی ہے اس کا فرض ہے کہ پوری توجہ سے ڈیوٹی دے۔ یہ مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آ رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کو دیکھ کر نہ گھبرانا اور نہ ہی بدخلقی دکھانی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ہمیں مہمان نوازی کے عجیب نمونے نظر آتے ہیں۔ اب دیکھیں کیسے کیسے عظیم نمونے ہیں کہ مہمان بستر گندا کر گیا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ اس کو دھو رہے ہیں۔ نجاشی کے بھیجے ہوئے وفد کی خود اپنے ہاتھ سے خدمت کر رہے ہیں۔ صحابہ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ ہمیں کام کرنے دیں اور موقع دیں، آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ جواب میں فرماتے ہیں، ان لوگوں نے مسلمانوں کی جو عزت اور خدمت کی ہے اب میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے ان کی خدمت کروں۔ پھر مہمان آتا ہے، ایک بکری کا دودھ پیتا ہے، اور مانگتا ہے، آپؐ پیش فرماتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کی سات بکریوں کا دودھ پی جاتا ہے لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہو، تمہارا پیٹ ہے یا کیا چیز ہے؟ دیتے چلے جاتے ہیں۔

صحابہؓ کی اس طرح تربیت فرمائی کہ گھر والے مہمان کی خاطر بچوں کو بھوکا سلا دیتے ہیں کہ کھانا کم ہے اور خود بھی اندھیرا کر کے صرف ظاہراً منہ سے ایسی آوازیں نکالتے ہیں جیسے کھانا کھا رہے ہیں تا کہ مہمان محسوس کرے کہ یہ میرے ساتھ شامل ہیں۔ اور یہ مہمان نوازی پھر خدا کو بھی اس قدر پسند آتی ہے کہ عرش پر خدا بھی اس کو دیکھ کر مسکراتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کو آپ کے ایسے قربانی کرنے والے خدام کے اس عمل کی خوش ہو کر پھر خبر بھی دیتا ہے۔

پھر صحابہؓ کی مہمان نوازی کے وہ نمونے بھی ہیں جو ایک دو روز کی مہمان نوازی نہیں بلکہ مہاجرین جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انصار نے ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں اپنے آدھے مال کا بھی حصہ دار بنا دیا جن کو خدا تعالیٰ نے تحسین کی نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ (الحشر:10) کہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ دوسروں کی خاطر قربانی اس لئے نہیں تھی کہ خود بڑے کشائش میں تھے، اچھے حالات تھے اس لئے مال دے دیا بلکہ خود تنگی میں رہتے ہوئے قربانی کے جذبے سے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کا نظارہ ہر وقت ہمیں ان میں نظر آتا ہے۔ اپنے بھائیوں کی خدمت پر وہ خوش ہوتے تھے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسے پر آنے والے مہمان بھی یہاں UK میں تو خاص طور پر خلافت سے محبت اور دین سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت ہمارا فرض ہے۔ ہر ایک سے نرمی اور پیار سے پیش آنا ہم پر فرض ہے۔ بعض لوگ پہلی دفعہ پاکستان سے یا افریقہ کے ممالک سے آ رہے ہیں، پھر مختلف قوموں کے لوگ بھی آ رہے ہیں، ان سب سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ امیر ہو، غریب ہو ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمان سمجھ کر خدمت کرنی ہے۔ اس سال خلافت کے سو سال پورا ہونے پر مہمانوں کی آمد بھی زیادہ متوقع ہے۔ اسی لئے انتظامیہ پہلے سے بڑھ کر کچھ انتظامات بہتر کر رہی ہے۔ کارکنان کو بھی پہلے سے بڑھ کر ان انتظامات کو کامیاب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انتظامات چاہے جتنے مرضی ہوں اگر کارکن صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تو سب انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ جس خوشی اور جذبے کے ساتھ مہمان آ رہے ہیں اسی طرح کارکنان اور کارکنات کو ان مہمانوں کو خوش آمدید بھی کرنا چاہئے اور ان کی خدمت پر ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ پس مسیح محمدی کی خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر کارکنان بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کا اپنے اندر ایک جوش اور عزم پیدا کریں اور وہ نمونے دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کے لئے دکھاتے تھے۔ آپؑ اس زمانہ میں جو اسوہ ہمارے سامنے قائم کر گئے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے بڑے حسین اوراق ہیں اور اسی حوالے سے آج میں اس سیرت کے پہلو کے چند واقعات پیش کرنا چاہتا ہوں:

مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت فرمائی کہ "لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے، ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے"۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع نظام ہے، کارکنان ہیں مستقل بھی اور عارضی بھی۔ تو اس لحاظ سے تو کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ "کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے واقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں (یہ آخری عمر کی آپ کی ہدایت تھی) اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 170 جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ اس دفعہ بھی لوگ مختلف قومیتوں کے یہاں آ رہے ہیں اور زیادہ تعداد میں آ رہے ہیں اور کئی ہیں جو پہلی دفعہ آ رہے ہیں۔ پھر بعض مہمان ہیں ان کی بھی افریقہ اور دوسرے ملکوں سے بڑی تعداد آ رہی ہے جو احمدی نہیں ہیں، ان سب کی مہمان نوازی اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمیشہ غیر یہاں کے انتظام سے متاثر ہوتا ہے جب بھی یہاں گزشتہ سالوں میں انتظام ہوتے ہیں۔ جو بھی غیر آتے ہمیشہ متاثر ہو کر گئے۔ اس دفعہ زیادہ فکر اس لئے ہے کہ تعداد بھی زیادہ ہوگی اور یہی خیال ہے، لیکن اس تعداد کی وجہ سے کسی قسم کے انتظام میں فرق نہیں پڑنا چاہئے۔

پھر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مہمانوں کا انتظام اور مہمان نوازی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ "میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے"۔ شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے" اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ میں خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہوگئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 292۔ جدید ایڈیشن)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے گو کہ انتظام ہر قوم کے لئے تو نہیں، مختلف دو تین طرز کا کھانا پکتا ہے لیکن جو کھلانے والے ہیں، جو مہمان نوازی کرنے والے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ مزاج کے مطابق ان کو کھانا مہیا کر دیا کریں۔

حضرت مولوی حسن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ ان کا اپنی بیعت سے پہلے کا واقعہ ہے وہ 1887ء میں پہلی دفعہ قادیان گئے تھے) لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں"۔ کہتے ہیں کہ "مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی، امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالے میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بُری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا، دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانیؓ۔ جلد اول۔ صفحہ 135-136)

امرتسر وہاں سے 16 میل تھا وہاں سے حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے لئے پان منگوایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کہا بھی تھا کہ دوبارہ آئیں۔ چنانچہ نیک فطرت، سعید فطرت تھے، 1894ء میں پھر دوبارہ قادیان جا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی کیونکہ پہلی دفعہ جب گئے ہیں، تو اس وقت تو ابھی آپؑ نے بیعت نہیں لی تھی۔

ایک روایت حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے لکھی ہے، مولوی عبداللہ سنوریؓ صاحب کے حوالے سے، کہ "حضرت مسیح موعودؑ بیت الفکر میں (مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی، میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا: آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 160۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزی کی بھی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ مہمان کے احترام کی بھی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن آقا نے اپنے غلام کی جو عزت افزائی کی ہے اور صرف اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان اور اسوہ کی پیروی کرنی ہے تو یہ ایک سچا عاشق ہی کر سکتا ہے۔ اور یہی سچے عاشق آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے آج الزام لگایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ سے بالا سمجھتے ہیں۔

ایک مرتبہ بیگووال ریاست کپورتھلہ کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع ہوئی۔ آپؑ نے فوراً اس کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قیام و طعام کا انتظام فرمایا

اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگووال جانا پڑا تھا اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں اس کے بعد بھی اگر وہاں سے کوئی آ جاتا تو آپ ان کے ساتھ خصوصاً بہت محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔

یہاں پھر ہمیں اس اسوہ پر عمل ہوتا نظر آتا ہے جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہے کہ نجاشی کا جو وفد آیا تھا تو آپ نے اس کی خدمت اس لئے کی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔

حضرت میر حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ اپنی ذات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ’’ابتدائی زمانے کا واقعہ ہے اور ایک دفعہ کا ذکر ہے (یہ لمبا واقعہ ہے) کہ اس عاجز نے حضور مرحوم و مغفور کی خدمت میں قادیان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد رخصت حاصل کرنے کے واسطے عرض کیا۔ حضور اندر تشریف رکھتے تھے چونکہ آپ کی رأفت اور رحمت بے پایاں نے خادموں کو اندر بھجوانے کا موقع دے رکھا تھا اس واسطے اس عاجز نے اجازت طلبی کے واسطے پیغام بھجوایا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ وہ ٹھہریں ہم ابھی باہر آتے ہیں۔ یہ سن کر میں بیرونی میدان میں گول کمرے کے ساتھ کی مشرقی گلی کے سامنے کھڑا ہو گیا اور باقی احباب بھی یہ سن کر کہ حضورؑ باہر تشریف لاتے ہیں پروانوں کی طرح اِدھر اُدھر سے شمع انوار الٰہی پر جمع ہونے کے لئے آ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا و مولانا نورالدین صاحب بھی تشریف لے آئے اور احباب کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ ہم سب کچھ دیر انتظار میں خَم بر سر راہ رہے کہ حضورؑ اندر سے برآمد ہوئے۔ خلاف معمول کیا دیکھتا ہوں کہ حضورؑ کے ہاتھوں میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا ہے اور گلاس شاید حضرت میاں صاحب کے ہاتھ میں ہے اور مصری رومال میں ہے۔ (یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ آپؑ کے ساتھ تھے۔ چھوٹے بچے تھے۔ ’’اور مصری رومال میں ہے‘‘ (چینی رومال میں تھی)۔ ’’حضورؑ گول کمرے کی مشرقی گلی سے برآمد ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب کہاں ہیں۔ میں سامنے حاضر تھا فی الفور آگے بڑھا اور عرض کیا حضور حاضر ہوں۔ حضور کھڑے ہو گئے اور مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا‘‘۔ اب یہ بھی بتایا کہ کھانے یا پینے کے وقت بیٹھ کر پینا چاہئے۔ یا آرام سے کھانا چاہئے۔ ’’پھر حضورؑ نے گلاس میں دودھ ڈالا اور مصری ملائی گئی۔ مجھے اس وقت یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت محمود نے میرے ہاتھ میں گلاس دودھ بھرا دیا یا خود حضور علیہ السلام نے‘‘۔

شیخ یعقوب علی عرفانی بھی وہاں موجود تھے جو لکھنے والے ہیں وہ یہ لکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ میری آنکھیں اب تک اس مؤثر نظارے کو دیکھتی ہیں گویا وہ بڑا گلاس حضرت کے ہاتھ سے میر صاحب کو دیا جا رہا ہے۔ جو مجھے بھی یہ نظارہ یاد ہے۔

بہر حال یہ کہتے ہیں ’’مگر یہ ضرور تھا کہ حضرت محمود اس کرم فرمائی میں شریک تھے اور حضورؑ چینی گھولتے تھے گلاس میں دودھ ڈالتے تھے، اچھی طرح ہلاتے تھے پھر مجھے پینے کے لئے دیتے تھے۔ بعض دوستوں نے یہ کام خود کرنا چاہا تو حضورؑ نے فرمایا نہیں نہیں کوئی حرج نہیں، میں خود کروں گا۔ جب شاہ صاحب نے گلاس پی لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرا گلاس بھر کے دیا۔ کہتے ہیں میں نے وہ بھی پی لیا۔ گلاس بڑا تھا میرا پیٹ بھر گیا۔ پھر اسی طرح تیسرا گلاس بھرا گیا میں نے بڑا شرمگیں ہو کر عرض کیا کہ حضور اب تو پیٹ بھر گیا ہے، فرمایا کہ ایک اور پی لو۔ میں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا۔ پھر حضورؑ نے اپنی جیب سے کچھ بسکٹ نکالے اور فرمایا کہ جیب میں ڈال لو اور راستے میں اگر بھوک لگی تو یہ کھانا۔ میں نے وہ جیب میں ڈال لئے اور خیر وہ دودھ جو باقی تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اندر بھجوا دیا۔ تو اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چلو آؤ آپ کو چھوڑ آئیں۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حضور اب میں سوار ہو جاتا ہوں، ٹانگے پہ سوار ہونا تھا چلا جاؤں گا۔ حضور تکلیف نہ فرمائیں۔ لیکن حضرت صاحب نے فرمایا ساتھ چلیں گے اور مجھے ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے اور پھر ایک مجمع بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ تھا۔ راستے میں دین کی اور بعض علمی باتیں کرتے رہے۔ تو کافی دور تک نکل گئے، تو کہتے ہیں کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب آ کر کان میں کہا کہ آگے ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو اور اجازت لے لو۔ اگر تم نے اجازت نہ لی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اسی طرح تمہارے ساتھ چلتے چلے جائیں گے۔ تو کہتے ہیں اس پر میں نے آگے بڑھ کر اجازت لی تو بڑے لطف سے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ تو اس پر میں یکّہ پر بیٹھ گیا اور حضور واپس روانہ ہوئے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ صفحہ 136 تا 139)

پھر منشی عبدالحق صاحب کے ساتھ سیر پر تھے واپس لوٹتے ہوئے فرمایا کہ ’’آپ مہمان ہیں، آپ کو جس چیز کی تکلیف ہو، مجھے بے تکلف کہیں کیونکہ میں تو اندر رہتا ہوں اور نہیں معلوم ہوتا کہ کس کو کیا ضرورت ہے۔ آجکل مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض اوقات خادم بھی غفلت کر سکتے ہیں۔ آپ اگر زبانی کہنا پسند نہ کریں تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں۔ مہمان نوازی تو میرا فرض ہے‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ صفحہ 142)

مفتی صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جب کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے ایک ٹرے میں کھانا رکھے ہوئے لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔ (ماخوذ از ذکر حبیب۔ صفحہ 327۔ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی گرم کپڑے وغیرہ نہیں تھے۔ بستر لحاف کپڑے وغیرہ نہیں تھے۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف اور بچھونے وغیرہ منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ کہتے ہیں عشاء کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بیٹا ان کا جو غالباً حضرت خلیفہ ثانی تھے، پاس لیٹے ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چوغہ ان کے اوپر تھا۔ تو پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا لحاف، بچھونا، بستر بھی طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا ہے۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بھی بہت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے، رات گزر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف اور بچھونا بھی لے آئے ہو۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اب اس سے کس طرح لوں۔ کہتے ہیں پھر میں مفتی فضل الرحمٰن یا کسی اور سے ٹھیک طرح یاد نہیں، بستر اور لحاف لے کر آیا۔ تو آپؑ نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کسی اور مہمان کو دے دو، مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی اور میرے اصرار پر بھی آپؑ نے نہیں لیا اور فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔

(اصحاب احمد. جلد 4 صفحہ 180)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ لکھتے ہیں غالباً پہلی مرتبہ 1893ء کے مارچ کے مہینے کے اواخر میں قادیان آیا۔ رمضان کا آغاز تھا اور لوگ اس وقت اٹھ رہے تھے، مہمان خانے کی کائنات صرف دو کوٹھڑیاں اور ایک دالان تھا۔ یعنی کل لنگر خانہ اور دارالضیافت کوٹھڑیاں تھیں اور اس کا ایک صحن تھا جو مطب والا ہے۔ اس جگہ جہاں مطب تھا باقی موجودہ مہمان خانہ تک پلیٹ فارم تھا۔ حضرت حافظ حامد علی مرحوم کو خبر ہوئی کہ کوئی مہمان آیا ہے اس وقت مہمان خانے کے مہتمم کہو یا داروغہ یا انچارج جو بھی مہمانوں کے تھے سب کچھ وہی تھے اور وہ مجھے جاننے والے تھے جب وہ آ کر ملے تو محبت اور پیار سے انہوں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حیرت سے پوچھا کہ اس وقت کہاں سے آ گئے۔ صبح کے تین بجے سحری کے وقت پہنچے تھے تو میں نے جب واقعات بیان کئے تو بیچارے بہت حیران ہوئے۔ کچھ سبزی وغیرہ ان کے حوالے کی، جو یہ ساتھ لے کر آئے تھے۔ تازہ سبزی تھی وہ لے کر اندر چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع کی۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تین بجے کے قریب قریب وقت تھا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے گول کمرے میں بلایا اور وہاں پہنچنے تک پر تکلف کھانا بھی موجود تھا۔ میں اس ساعت کو اپنی عمر میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ ایسا وقت تھا کبھی بھول نہیں سکتا۔ کس محبت و شفقت سے بار بار فرماتے تھے کہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں عرض کرتا نہیں، حضور تکلیف تو کوئی نہیں ہوئی، معلوم بھی نہیں ہوا۔ مگر آپ بار بار فرماتے ہیں، راستہ بھول جانے کی پریشانی بہت ہوتی ہے۔ آتے ہوئے راستہ بھول گئے تھے پیدل آ رہے تھے اور اس لئے دیر سے پہنچے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا راستہ بھول جانے کی بڑی پریشانی ہوتی ہے اور کھانا کھانے کے لئے تاکید فرمانے لگے۔ کہتے ہیں مجھے آپ کے سامنے کھانا کھانے سے شرم آتی تھی۔ میں ذرا ہچکچا رہا تھا آپ نے خود اپنے دست مبارک سے کھانا آگے کر کے فرمایا کہ کھاؤ، بھوک لگی ہوگی اور سفر میں تھکان بھی ہو جاتی ہے تو آخر میں نے کھانا شروع کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ، شرم نہ کرو۔ سفر کر کے آئے ہو، حضرت حامد علی صاحب بھی پاس بیٹھے تھے اور آپؑ بھی تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ آرام فرمائیں میں اب کھانا کھا لوں گا۔ حضرت اقدسؑ نے محسوس کیا کہ آپ کی موجودگی میں تکلف نہ کروں۔ فرمایا اچھا حامد علی تم اچھی طرح سے کھلاؤ اور یہاں ان کے لئے بستر اچھا دو تا کہ یہ آرام کر لیں اور اچھی طرح سے سو جائیں۔ آپ تشریف لے گئے مگر تھوڑی دیر بعد ایک بستر لئے ہوئے پھر تشریف لے آئے۔ میری حالت اس وقت عجیب تھی ایک طرف تو میں آپ کے اس سلوک سے نادم ہو رہا تھا کہ ایک واجب الاحترام ہستی اپنے ادنیٰ غلام کے لئے کس مدارات میں مصروف ہے۔ میں نے عذر کیا کہ حضور نے کیوں تکلیف فرمائی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں تکلیف کس بات کی آپ کو آج بہت تکلیف ہوئی ہے اچھی طرح سے آرام کرو۔ غرض آپ خود بستر رکھ کر تشریف لے گئے اور حامد علی صاحب میرے پاس بیٹھے رہے اور محبت سے مجھے کھانا کھلایا اور پھر حضرت حافظ حامد علی صاحب نے فرمایا کہ آپ لیٹ جائیں میں آپ کی ٹانگیں دبا دوں۔ تو میں نے بڑے شرمندہ ہو کر کہا نہیں میں نے نہیں دبوانی۔ تو اس پر حضرت حافظ حامد علی صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ ذرا دبا دینا تھکے ہوں گے۔ ان کی یہ باتیں سنتے ہی کہتے ہیں میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے کہ اللہ اللہ کس شفقت اور محبت کے جذبات اس دل میں ہیں، اپنے خادموں کے لئے وہ کس درد کا احساس رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پھر مجھ سے دریافت فرمایا کہ نیند اچھی طرح آ گئی تھی؟ اب تھکان تو نہیں؟ غرض اس طرح پر اظہار شفقت فرمایا۔ اور کہتے ہیں آپ کی شفقت اور محبت یہی چیز تھی جو مجھے ملازمت چھڑوا کر قادیان لے آئی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ جلد اوّل صفحہ 146 تا 149)

میاں رحمت اللہ باغانوالہ کا واقعہ ہے یہ میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالہ سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خادموں میں سے ہیں، اور بنگہ کی جماعت میں الحمد للہ خدا تعالیٰ نے بڑی برکت اور ترقی بخشی۔ 1905ء میں جبکہ حضرت اقدس باغ میں تشریف فرما تھے، میاں رحمت اللہ قادیان آئے ہوئے تھے اور وہ مہمان خانے میں حسب معمول ٹھہرے ہوئے تھے۔ میاں نجم الدین مرحوم لنگر خانے کے داروغہ مہتمم تھے، ان کی طبیعت کسی قدر اکھڑ سی واقعہ ہوئی تھی۔ اگرچہ اخلاص میں وہ کسی سے کم نہ تھے اور سلسلہ کی خدمت اور مہمانوں کے آرام کا اچھی طاقت

اور سمجھ کے موافق بہت خیال رکھتے تھے اور مجتہدانہ طبیعت پائی تھی۔ میاں رحمت اللہ صاحب نے کچھ تکلف سے کام لیا روٹی کچی ملی اور وہ بیمار ہو گئے۔ مجھ کو خبر ہوئی اور میں نے ان سے وجہ دریافت کی تو بتایا کہ روٹی کچی تھی اور تندور کی روٹی عام طور پر کھانے کی عادت نہیں ہے۔ مجھے ان کی تکلیف کا احساس ہوا۔ میری طبیعت بے دھڑک سی واقعہ ہوئی ہے۔ میں سیدھا حضرت صاحب کے پاس گیا اطلاع ہونے پر آپ فوراً تشریف لے آئے اور باغ کی اس روش پر جو مکان کے سامنے ہے ٹہلنے لگے اور دریافت فرمایا میاں یعقوب علی کیا بات ہے۔ میں نے واقعہ عرض کر کے کہا کہ حضور یا تو مہمانوں کو سب لوگوں پر تقسیم کر دیا کرو اور یا پھر انتظام ہو کہ تکلیف نہ ہو۔ میں آج سمجھتا ہوں اور اس احساس سے میرا دل بیٹھنے لگتا ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کے حضور اس رنگ میں کیوں عرض کی۔ اب وہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال آتا ہے کہ میں نے کیا بیوقوفی کی۔ مگر بہر حال کہتے ہیں اس رحمت کے پیکر نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی کہ میں نے کس رنگ میں بات کی ہے۔ فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ مجھ کو خبر دی۔ میں ابھی گھر سے چپاتیاں پکوانے کا حکم کر دوں گا۔ تندور کی روٹی اگر کھانے کی عادت نہیں نرم پھلکے پکوانے کا انتظام کر دوں گا۔ میاں نجم الدین کو بھی تاکید کرتا ہوں اسے بلا کر میرے پاس لاؤ۔ "یہ بہت اچھی بات ہے اگر کسی مہمان کو تکلیف ہو تو فوراً مجھے بتاؤ۔ لنگر خانے والے نہیں بتاتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ میاں رحمت اللہ کہاں ہیں وہ زیادہ بیمار تو نہیں ہو گئے اگر وہ آسکتے ہوں تو ان کو بھی یہاں لے آؤ۔ میں نے واپس آکر میاں رحمت اللہ صاحب سے ذکر کیا وہ بیچارے بہت پریشان ہوئے کہ آپ نے کیوں حضرت صاحبؑ کو تکلیف دی۔ میری طبیعت اب اچھی ہے۔ خیر میں ان کو حضرت صاحب کے پاس لے گیا اور میاں نجم الدین صاحب کی بھی حاضری ہوئی جو انچارج لنگر خانہ تھے۔ حضرت صاحب نے میاں رحمت اللہ صاحب سے بہت عذر کیا، بڑی معذرت کی کہ بڑی غلطی ہوگئی ہے، آپ کو تو تکلف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں باغ میں تھا ورنہ تکلیف نہ ہوتی اب انشاء اللہ انتظام ہو گیا ہے۔ جس قدر حضرت صاحب عذر اور دلجوئی کریں میں اور میاں رحمت اللہ اندر ہی اندر نادم ہوں اور پھر جتنے دن وہ رہے حضرت صاحب نے روزانہ مجھ سے دریافت فرمایا کہ تکلیف تو نہیں؟ اور میاں نجم الدین کو بھی بڑی نصیحت کی کہ مہمانوں کا خیال رکھا کرو۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ 149 تا151)

حضرت مفتی صادق صاحبؓ لکھتے ہیں حضرت صاحب مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب اور میاں نجم الدین وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تکلیف ان کی تمام ضروریات خورد ونوش اور رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دیا کرو۔

(ذکر حبیب۔ از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 195)

ایک غیر از جماعت کے تاثرات بھی سن لیں جو 1905ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ اپنے قادیان سے جانے کے بعد امرتسر کے اخبار ''وکیل'' میں اپنے سفر کی داستان انہوں نے بیان کی۔ اس کا کچھ حصہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ میں نے اور کیا دیکھا۔ قادیان دیکھا، مرزا صاحب سے ملاقات کی مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے، میرے منہ میں سے حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے (گرمی کی وجہ سے) اور میں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا۔ مرزا صاحب نے جبکہ دفعتاً جب گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ آج کل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ جو خود ان کی ہی ملکیت ہے میں قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً 3 ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت ساری بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہیں، بالخصوص وہ سڑک جو بٹالے سے قادیان تک آئی ہے اپنی نوعیت میں سب پر فوقیت لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ میں مجھے جس قدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کی رتھ نے لوٹنے کے وقت نصف کی تخفیف کر دی۔ آتے ہوئے ٹانگے پہ آئے تھے اور جاتے ہوئے رتھ پہ گئے۔ بہر حال پھر لکھتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا۔ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ جلد اول صفحہ 144-145)

یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں کہ آج اس حوالے سے جہاں مہمان نوازی کے لئے ایک جوش سے کارکن تیار ہوں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا یہ پہلو بھی ہمارے ذہنوں میں تازہ ہو بلکہ اکثریت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے پہلوؤں کو جانتی نہیں ہے۔ کیونکہ ہر زبان میں سیرت موجود بھی نہیں ہے، ان کے علم میں بھی نہیں ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگوں کے اپنے مہمان آتے ہوں گے۔ بعض قریبی عزیز ہوتے ہیں، ان کی مہمان نوازی تو انسان خوش ہو کے کر لیتا ہے بعض دُور کے عزیز یا کسی تعارف سے واقف ہوتے ہیں جو ذاتی طور پر آکے مہمان ٹھہر جاتے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی بھی کریں۔ اسی طرح جماعتی نظام کے تحت کارکنان خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کھانا، رہائش اور صفائی اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کے جو کارکنان ہیں ان کو براہ راست اور زیادہ مہمانوں سے واسطہ پڑے گا۔

اس دفعہ ٹرانسپورٹ کے انتظامات میں بھی کچھ تبدیلی ہے اور کچھ نئے تجربے ہو رہے ہیں۔ اس لئے ٹرانسپورٹ کے کارکنان کو بھی بڑے احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے ہوں گے۔ گو ٹرین اور بسیں چلائی جا رہی ہیں لیکن بسوں پر جو جماعتی انتظام ہے اس کے مطابق بسیں خاص جگہوں سے چل رہی ہیں۔ اس میں خاص طور پر یورپ کے باہر سے آنے والے جو مہمان ہیں ان کو وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن دوسرے مہمانوں سے بھی سختی سے بات نہیں کرنی ان کو بھی آرام سے سمجھائیں کیونکہ یورپ سے آنے والے اور یہاں UK مقامی کے پاس کاریں بھی ہیں اور ٹرین کے ذریعے سے وہ خرچ کر کے بھی جا سکتے ہیں۔ لیکن غریب ممالک سے آئے ہوئے جو لوگ ہیں ان کو بسوں کے ذریعہ سے پہنچانا ہوگا۔ اس لئے اس واسطے جو کارکنان ہیں وہ اس بات کو بھی مدنظر رکھیں۔ مہمانوں سے جو یہاں کے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں وہ بھی خیال رکھیں۔ باہر سے آنے والوں کو بہر حال ترجیح دیں۔ اور موسم کا بھی کیونکہ پیشگوئیاں تو ایسی ہیں کہ کوئی اعتبار نہیں ہے۔ یہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ بھی ٹھیک رکھے اور ہر لحاظ سے ہمارا موسم موافق ہو لیکن اگر کسی بھی وجہ سے کوئی مشکل پیدا ہو تو کارکنان کو ہمیشہ حوصلے میں رہنا چاہئے اور خوش دلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ گزشتہ سال بھی ماشاء اللہ کیا تھا۔ اس سال بھی اس روایت کو قائم رکھیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر قائم کریں۔ اصل میں تو خدمت کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ خدمت ہم نے قربانی کر کے کرنی ہے۔ آسانی سے خدمت نہیں کی جاتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی تو خاص طور پر اس طرح خدمت کرنی ہے جو اس کا حق ادا ہو کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور جلسہ پر آنے والے مہمان ہیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کی انجام دہی کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

نیز فرماتے ہیں:-

''اپنی شامتِ اعمال کو نہیں سوچا۔ اُن اعمالِ خیر کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا اور ان کی بجائے خود تراشیدہ درود و وظائف داخل کر لئے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا۔ بلھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں ...... دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی محفلوں میں دانستہ پگڑیاں اُتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد آجاتا ہے اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں ......

میں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدی نشین اور صاحبِ سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ورود و وظائف اور چلہ کشیاں، اُلٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعہ تھا۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افتراء کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحبِ شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے مگر دوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جبکہ خلافِ رسول اور خلافِ قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جبکہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا امام اور حَکَم مانتے ہیں۔ کیا ارّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اور کیا کیا میں سکھاتا ہوں۔ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص سچا مسلمان نہیں ہو سکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔ جب تک محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔''

''ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 64-63 مطبوعہ 2003ء)

پس ایسا پاک و مطہر وجود جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھا اور جس نے اپنی جماعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و اطاعت کوٹ کوٹ کر بھر دی کیا اِس جماعت کا حق نہیں ہے کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرے اور کیا یہ حق صرف اُن لوگوں کو حاصل ہے جو عید میلاد النبی کے جلوسوں میں ڈھول پیٹتے تبلے بجاتے ہاتھی و گھوڑے نچاتے اور خود بھی ناچتے ہیں اور یا پھر اپنی کتب میں آپ کے متعلق وہ توہین آمیز باتیں لکھتے ہیں جو ہم گزشتہ شمارہ میں شائع کر چکے ہیں۔ خدا کے لئے سوچو! غور کرو!! توبہ کرو!!! اور خدا کے مامور کی اطاعت میں آجاؤ۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم عرض کریں گے کہ اس دور میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ مبارک وجود ہیں جنہوں نے دُشمنانِ اسلام کے ان اعتراضات باطلہ کے دندان شکن جواب دئے ہیں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر لگائے تھے۔ وباللہ التوفیق۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

روزہ کا مقصد حصول تقویٰ

(...........شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ...........)

روحانیت کا موسم بہار رمضان المبارک ہمیں جملہ فرائض و نوافل کی جانب متوجہ فرما کر تقویٰ کا بہترین درس دیتا ہے۔ یعنی روزہ کے فرائض نماز و نوافل، تلاوت قرآن کریم، درس و تدریس اسی طرح دیگر عبادات۔ بالآخر تقویٰ پر منتج ہوتی ہے۔ پورے رمضان کا نچوڑ ہی تقویٰ ہے۔ دراصل رمضان کا مقصد ہے تقویٰ اختیار کرنا، تزکیۂ نفس کرنا، خواہشات نفسانیہ کو ترک کر کے خداتعالیٰ کی طرف دھیان لگانا ہے اور یہ آیت یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ روزہ کا مقصد ہی تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ صوفیا بھی انہی چیزوں کو مدنظر رکھتے ہیں

۱۔کم کھانا، ۲۔کم بولنا، ۳۔کم سونا، ۴۔کم ازدواجی تعلقات کرنا

یہ چاروں چیزیں رمضان المبارک میں مکمل طور پر پائی جاتی ہیں۔ رمضان میں روزہ رکھنے سے سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔ خداتعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خداتعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ روزہ سے یہی مطلب ہے کہ ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔''

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

چنانچہ کم کھانا روحانی ترقی کا باعث ہے جو ہمیں رمضان المبارک میں حاصل ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا و مطاع سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت سے قبل صرف تھوڑا سا توشہ لے جا کر غار حرا میں یاد خداوندی میں مصروف ہو جاتے۔ چند ایام بعد جب توشہ ختم ہو جاتا واپس آ کر پھر لے جاتے اور پھر دعویٰ کے بعد متواتر اور مسلسل روزے بھی رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے متواتر روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ نے دریافت کیا آپ تو ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں کھلایا پلایا جاتا ہوں۔

(صحیح بخاری باب الوصال کتاب الصیام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی معمولی غذا پر ہی روزہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ۹ ماہ کے روزے رکھے اور نتیجۃً مکاشفات الٰہیہ سے مشرف ہوئے۔ مذکور ہے کہ ۱۸۷۵ء کے آخر یا ۱۸۷۶ء کے شروع میں ایک بزرگ معمر پاک صورت آپ کو خواب میں ملے اور اس نے یہ ذکر کیا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ چنانچہ آپ نے آٹھ یا نو ماہ تک خفیہ طور روزے رکھنے کا مجاہدہ کیا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

''سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اسطرح تمام دن روزے میں گزارتا اور بجز خداتعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی پھر دو تین ہفتے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالیتا ہوں۔ مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولے روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خداتعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقے کے اولیاء اس امت میں گزرتے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ مع حسینؓ و علیؓ و فاطمہؓ کو دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ غرض اس حد تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔''

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۴-۱۶۶ حاشیہ)

تصوف کی دوسری شرط جسے رمضان پوری کرتا ہے وہ ہے کم بولنا۔ صحتِ روزہ کے لئے کم بولنا شرط ہے اور عربی زبان میں روزہ 'صوم' کو کہتے ہیں جس کے معنی ہی رکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ'' جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اسے چاہئے کہ نہ بیہودہ بکے نہ شور شغف کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرتے تو وہ کہہ دے میں روزے سے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

نیز فرماتے ہیں: روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

لہٰذا رمضان میں ایک مومن کم بولتا ہے کیونکہ غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنا تکمیل روزہ کے لئے لازمی ہے اور عبادات میں اس قدر اوقات صرف کرنے کے بعد دیگر غیر ضروری باتوں کے لئے فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔ پس اس طرح سے رمضان تصرف کی دوسری شرط کو پوری کرتے ہوئے تصرف اور تقویٰ کی شاہراہ پر مزید ترقیات کی دعوت دیتا ہے۔

تیسری شرط کم سونا ہے۔ یہ بھی رمضان میں آ جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ صبح تہجد کے لئے بے دار ہوتا ہے۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں کم از کم آٹھ رکعتیں نوافل کی ادائیگی کے لئے وقت نکالتا ہے اور پھر سحری کھانے کے لئے وقت صرف کرتا ہے کیونکہ آپؐ فرماتے ہیں کہ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً۔ کہ سحری کھاؤ اس میں یقیناً برکت ہے۔ (بخاری مسلم)

پھر دن کو دین و دنیا کی مصروفیات میں منہمک ہو جاتا ہے اور پھر رات کو تراویح ادا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں تلاوت اور دیگر وظائف اور نوافل کی ادائیگی کرتا ہے جس کی وجہ سے سونے کے لئے بھی کم وقت ملتا ہے۔

چوتھی شرط ہے ''کم ازدواجی تعلقات پیدا کرنا''۔ چنانچہ تصوف کی ہر شرط بھی مکمل طور پر رمضان پوری کرتا ہے کہ دنیا و مافیہا سے مستغنی ہو کر خداتعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور تبتل الی اللہ اختیار کرتا ہے۔

پس رمضان المبارک تصوف کی چاروں شرائط پوری کر کے مسلمانوں کو بہترین درویشانہ طرز زندگی بسر کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا سونا اور جنسی تعلقات۔ تمدن کا اعلیٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں۔ جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔ مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے، وہ پیتا ہے، وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوف کی جان کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے کم سونا آپ ہی اس میں آ جاتا ہے۔ کیونکہ رات کو تہجد کے لئے اُٹھنا پڑتا ہے۔ کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے اور جنسی تعلقات بھی ظاہر ہے پھر کم بولنا بھی رمضان میں آ جاتا ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کے لئے بیہودہ باتوں سے رکنا لڑائی جھگڑوں سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آ گیا۔ گویا کم کھانا، کم بولنا، کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آ گئیں اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے۔ پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۳۷۶)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمانان عالم کم از کم ایک ماہ یا اگر شوال کے چھ نفلی روزے شامل کر لئے جائیں تو ایک ماہ چھ دن جب ان امور کی پابندی کرتے ہیں تو تصوف و تقویٰ کے نور سے منور ہوتے ہیں جو سارا سال ان کے ہمراہ ڈھال بن کر رہتا ہے اور مشعل راہ بن کر ہر میدان میں رہنمائی کرتا ہے اور پھر اگلا سال شروع ہوتا ہے تو تقویٰ میں مزید ترقی کرنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں گویا کہ تمام زندگی تقویٰ میں بسر ہوتی ہے۔ یہی تقویٰ اور رمضان المبارک کا نچوڑ ہے جس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں روزے ہم پر فرض کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ'' شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ:۱۸۶) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۶۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو رمضان المبارک سے کماحقہٗ استفادہ کرتے ہوئے تقویٰ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
الیس اللہ بکاف عبدہ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

عید الفطر اور اس کے مسائل

(طاہر احمد جمالی مربی سلسلہ)

عید کے لغوی معنی لَوٹنے اور بار بار آنے کے ہیں جو کہ عربی لفظ عاد-یعود،عود سے مشتق ہے۔عید الفطر وہ عید ہے جو ماہ رمضان گزرنے پر یکم شوال کو افطار کرنے اور روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔اصل میں یہ عید ان لوگوں کی حقیقی عید ہوتی ہے جنہوں نے رمضان کے پورے روزے رکھے اور خدا تعالیٰ کی عبادت بجالائی اور اپنے گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی کے سامان مہیا کئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بعض جائز افعال سے بھی اجتناب کیا۔گویا عید الفطر رمضان المبارک کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں سجدہ شکر بجالانے اور رمضان المبارک کے تیس دنوں میں جو ٹریننگ حاصل کی ہے اسے اپنی تمام زندگی میں ہمیشہ جاری رکھنے کا عہد کرنا ہے۔عید صرف اس چیز کا نام نہیں ہے کہ اچھا کھانا کھانا، اچھے کپڑے پہننے اور ظاہری خوشیاں منالیں بلکہ حقیقی عید تو اس وقت منائی جاسکتی ہے جبکہ مسلمانوں کا معاشرہ اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق رمضان کے دنوں کو گزار کر اپنی باقی زندگی کو بھی رمضان میں دی گئی ٹریننگ کے مطابق ہی گزارے اسی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشتا اور اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے یہی حقیقی عید ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’عید یہ کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی....وہ عید نہ اس دنیا میں ختم ہوتی ہے نہ قبر میں ختم ہوتی ہے نہ اگلے جہان میں وہ ختم ہوتی ہے بلکہ اس عید کا دن یہاں چڑھنا شروع ہوتا ہے اور اگلے جہان میں عروج پر ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہجرت کے دوسرے سال جب روزے پہلی بار فرض ہوئے تو رمضان ختم ہونے کے بعد یکم شوال کو آپؐ نے نماز عید ادا فرمائی جو سب سے پہلی عید تھی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کے لئے دو دن کھیل کود کے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے تمہیں اس سے بہتر دو دن عطا کئے ہیں ایک عید الفطر اور دوسرے عید الاضحیٰ۔(ابوداؤد)

آپؐ نے پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان دونوں عیدوں کے ساتھ کچھ اہم عبادات اور واجبات مقرر فرما دیئے تاکہ ایام جاہلیت کے تہواروں کی طرح انسانی نفس ایسے پُرمسرت موقع پر بے لگام نہ ہو جائے اور اپنی انسانی اقدار اور دینی اخلاق کو کھو نہ بیٹھے۔

ارشاد نبویؐ ہے کہ عید کے دن نہا کر عمدہ لباس پہننا چاہئے۔خوشبو لگائی جائے اچھا کھانا تیار کیا جائے۔عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پیشتر مساکین اور غرباء کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے اور خود بھی کچھ کھا پی کر عید کی نماز کے لئے جائے۔اسی طرح عید کی نماز کے لئے آنے اور جانے کا راستہ مختلف ہو تو یہ مستحب ہے اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔

عید کی نماز کسی کھلے میدان یا عید گاہ میں نیز برابر سورج نکل آنے کے بعد زوال سے پہلے تک دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔حسب ضرورت عید کی نماز جامع مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے۔اکیلے جائز نہیں۔نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔تکبیرات کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور امام تعوذ اور تسمیہ پڑھے۔اس کے بعد سورہ فاتحہ اور قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے پھر دوسری رکعت کے لئے اٹھتے ہی پانچ تکبیریں پہلی تکبیرات کی طرح کہے اور پھر یہ رکعت مکمل ہونے پر تشہد، درود شریف اور مسنون دعاؤں کے بعد سلام پھیرے۔اس کے بعد امام خطبہ پڑھے۔جمعہ کی طرح عید کے بھی دو خطبے ہوتے ہیں۔اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جاسکے تو عید الفطر دوسرے دن اور عید الاضحیٰ تیسرے دن تک زوال سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔اگر جمعہ اور عید کا اجتماع ہو جائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا جب جمعہ اور عید جمع ہو جائیں تو اجازت ہے کہ جو لوگ چاہیں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کرلیں۔مگر فرمایا ہم تو جمعہ ہی پڑھیں گے۔

عید کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عید کے لئے عام لوگوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی آئیں البتہ حائضہ عورتیں نماز میں شامل نہ ہوں وہ الگ بیٹھ کر تکبیر وتحمید میں مشغول رہیں۔

عید کے موقعوں پر فضول خرچی سے بھی بچنا چاہئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا۔(بنی اسرائیل)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قریبی رشتہ داروں اور حاجتمندوں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو مگر فضول خرچی سے بچو۔دوسری قوم کے رسم و رواج سے متاثر ہو کر عید کے موقعوں پر مسلمان بھی اب طرح طرح کی فضول خرچی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔مثلاً کارڈ بھیجنا وغیرہ۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بچے بلکہ بعض ادھیڑ عمر حضرات بڑی بڑی قیمتی کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں یہ بہت برا دستور ہے احباب کو چاہئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔(الفضل ۱۵؍ستمبر ۱۹۱۷ء)

اس کے علاوہ اس موقع پر خصوصاً غریبوں اور حاجت مندوں کی حاجت روائی بھی کی جائے کیونکہ ماہ رمضان ہمیں ایک یہ سبق بھی دیتا ہے اور یہ بات خدا کو بھی بے حد پسند ہے اور حقیقی خوشی کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ انسان دوسروں کی خوشی کا بھی خیال رکھے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے خطبہ عید الفطر ۱۹؍جنوری ۱۹۹۹ء میں فرماتے ہیں:

غریبوں کی عیدیں منائیں جب آپ غریبوں کی عیدیں منائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دکھ درد میں شامل ہوں گے۔

اسی طرح حضورؒ ایک اور موقع پر عید منانے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’عید کا دوسرا پہلو خدمت خلق ہے۔غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا، یہ اور اسی قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ عید کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں ایسے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں....یہ ہے وہ عید جو درحقیقت اسلام کی عید ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید منانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

اولمپک کی کھیلیں

(عبد الرشید آرکیٹیکٹ لندن، حال مقیم قادیان)

ہر چار سال کے بعد اولمپک کی کھیلیں دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد کی جاتی ہیں۔گزشتہ دنوں یہ کھیلیں چین میں ہوئی ہیں۔دنیا کے ہر ملک سے ایک بھاری تعداد میں کھلاڑی، ان میں حصہ لینے کے لئے آتے ہیں۔جن کی ٹوٹل تعداد ہزاروں میں ہو جاتی ہے۔

ہر ملک کی زبان مختلف، رہنے سہنے کا انداز علیحدہ علیحدہ۔عادتوں میں نمایاں فرق، ان سب پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے ان سب کے لئے تسلی بخش ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے انتظامات کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ پھر سیکیورٹی کا مسئلہ، کھیلوں کے دوران دنیا کی نظریں ان پر ہوتی ہیں۔پچھلے دنوں سے TV پر ان کھیلوں کے انتظامات کے متعلق یورپ کے Commentator نے بھی چین کی قوم کے اعلیٰ انتظامات پر حیرانگی کا اظہار کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ لندن میں ہونے والی کھیلوں میں، جو کہ ۲۰۱۲ء میں ہونگی شاید یہ معیار قائم رکھنے میں مشکلات ہوں۔

چین میں کھیلوں کے لئے جو Stadium تیار کیا گیا تھا۔وہ Architecture کی ایک منفرد مثال ہے۔اسے Bird Nest (پرندوں کا آشیانہ) کے نام سے موسوم کیا گیا۔رات کو جب روشنی اس میں سے چمکتی نظر آتی تھی تو ایک بڑا دلفریب اور دلکش منظر پیش کرتی تھی۔

چین میں کھیلوں کی Opening Ceremony کو دیکھنے کے لئے کہا جاتا ہے دنیا بھر کے ۳ بلین لوگوں نے حصہ لیا اور اتنی ہی تعداد نے ان کھیلوں کی Closing Ceremony کو دیکھا ہے۔اس کے اب چار سال بعد ۲۰۱۲ء میں یہ کھیلیں لندن میں منعقد ہونگی اور اس کو ہونے والا The Greatest Show on Earth کہا جاتا ہے۔ ایسی کھیلوں کے لئے ایک نیا شہر آباد کرنا پڑتا ہے۔ کھلاڑیوں کی رہائش کے علاوہ ہر قسم کے کھیل کی علیحدہ علیحدہ بلڈنگ بنانی پڑتی ہیں۔مثلاً Swiming Pool, Boxing, Gymnastic, اور Wrestling Volodrome (سائیکل کے کھیل کے لئے) اور دوسری Indoor کھیلوں کے لئے پھر Athletics کے لئے Main Stadium بنایا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ مرکزی توجہ کا حامل ہوتا ہے۔لندن میں جو اسٹیڈیم ۲۰۱۲ء کی کھیلوں کے لئے بن رہا ہے۔اس کے کچھ Facts/ Figures گورنمنٹ نے شائع کیا ہے۔جو احباب کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں۔

☆-گورنمنٹ کو اس اسٹیڈیم کو بنانے کے لئے ۳۳ مختلف قسم کی بلڈنگ خرید کر گرانی پڑیں۔

☆--۱۰۰۰ مزدور اس پر مسلسل کام کر رہے ہیں۔☆--۸۰۰۰۰۰ ٹن مٹی کی کھدائی کر کے دوسری جگہ پر لے جایا گیا ہے۔☆--۱۰۰۰۰ ٹن لوہا اس کی چھت بنانے میں لگے گا۔☆--جس جگہ یہ اسٹیڈیم بنایا جا رہا ہے اس کا رقبہ ۱۴۰ ایکڑ ہے۔☆-اسٹیڈیم کی اونچائی ۵۳ میٹر ہوگی۔(لندن میں جوبلیسن کا مینار ہے۔اس کی اونچائی ۵۰ میٹر ہے)☆-جتنے حصہ میں چھت ڈالی جائے گی اس کا رقبہ ۲۴۵۰۰ مربع میٹر (۲۲۰۵۰۰ مربع فٹ) ہے۔(یہ رقبہ فٹ بال کے میدان سے ساڑھے تین گنا کے برابر ہے)

☆-اس اسٹیڈیم میں ۹۲ ہزار لوگ بیٹھ کر کھیلیں دیکھ سکیں گے۔☆-اس اسٹیڈیم کو مکمل کرنے میں ۴۹۶ ملین پونڈ خرچ ہونگے۔(تقریباً ۵ ارب پونڈ)☆-یہ توقع کی جاتی ہے کہ ساڑھے تین اور ۴ ملین لوگ دنیا کے مختلف ممالک سے اس کی Opening اور Closing Ceremony دیکھیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

نصرت الٰہی کا غیر معمولی تائیدی نشان اور غیروں کے تاثرات۔ نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ میں مختلف انتظامی امور سے متعلق اہم ہدایات۔ فیملی ملاقاتیں، واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاس میں اہم نصائح۔

جو شخص کسی وجہ سے چندہ نہیں دے سکتا وہ باقاعدہ اجازت لے۔ نومبائعین کو سنبھالنے اور تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔

رسومات کو بتدریج مٹایا جائے۔ ریفریشر کورسز میں تبلیغ کے لئے دلائل سکھانے کے علاوہ بنیادی تربیتی امور اور نظام جماعت اور اطاعت نظام بھی سمجھائیں۔ جو عہدیدار بددیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ ان سے کوئی خدمت نہیں لینی۔

ہر جماعت میں لائبریری قائم کریں۔ اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبوں کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات)

(مبلغین سلسلہ نائیجیریا کی میٹنگ میں کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ضروری ہدایات)

معلمین کی میٹنگ، انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں، الوداعی تقریب عشائیہ، نماز جنازہ غائب۔

نائیجیریا سے لندن روانگی۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود اور استقبال۔ اس تاریخی سفر میں حضور انور کی معیت کی سعادت حاصل کرنے والے قافلہ ممبران

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس میں مختلف مہمانان کرام شامل ہوئے۔ الحاجی لاڈن احمد صاحب چیف آف UKE، الحاجی ذکریا صاحب چیف امام UKE، امام آف Toho اور چیف امام اوٹا بالیفی اور دوسرے عمائدین نے شرکت کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ان تمام اماموں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' سے اپنی رہائشگاہ مسجد مبارک ابوجہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جلسہ گاہ سے روانگی کے وقت احباب جماعت فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ لوگ اس راستہ پر جمع ہونا شروع ہو گئے جہاں سے حضور انور کا گزر ہونا تھا۔ حضور انور کے یہ عشاق اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی لجنہ کی جلسہ گاہ کے قریب پہنچی تو خواتین اور بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو الوداع کہا۔ پونے دو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

نائیجیریا میں اندرون ملک سے یہ لوگ مختلف علاقوں سے ہزاروں کلومیٹر سے زائد کا سفر پندرہ پندرہ گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے تھے۔ اس گرمی کے موسم میں بڑا لمبا اور تکلیف دہ سفر طے کر کے یہ لوگ حضور انور کے دیدار کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد نومبائعین کی تھی جو گزشتہ چند سالوں میں جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

نصرت الٰہی کا ایک غیر معمولی تائیدی نشان اور غیروں کی تاثرات

نائیجیریا کے نارتھ کے اس خطہ میں جہاں ہمارا جلسہ گاہ ''حدیقہ احمد'' ہے ان دنوں شدید آندھیاں آتی ہیں اور بارشیں ہوتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن نہ تو کوئی آندھی آئی اور نہ ہی بارش ہوئی۔ اور اس علاقہ کے غیر احمدیوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آندھی اور بارش نہ آنے کی وجہ ان کے خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی ہے۔ ان کے خلیفہ خدا تعالیٰ کے ولی ہیں اور ان کی برکت کی وجہ سے نہ تو آندھی آئی اور نہ بارش ہوئی۔ ان کے خلیفہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور ان کا نظام خدائی نظام ہے۔ جب تیسرے دن جلسہ کا اختتام ہوا اور حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے تو دو گھنٹے بعد شدید آندھی آئی اور بارش ہوئی۔

۞ ...... Masawara سٹیٹ کے ایک غیر احمدی چیف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضور جیسی عظیم شخصیت یہاں تشریف لائی اور ہمارے ملک کے لئے یہ برکت کا موجب ہے اور یہ جلسہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔

۞ ...... ایکیٹوریل گنی اور کیمرون سے آنے والے نومبائعین نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا جلسہ نہیں دیکھا جہاں مختلف قسم کی قوموں اور رنگ و نسل کے لوگ موجود ہوں۔ لوگوں کا ایسے مذہبی پروگرام کے لئے جمع ہونا اور ان کو اتنے دن رکھنا اور ان کو کھانا کھلانا یہ حیرت انگیز چیز ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے کوئی لڑائی جھگڑا، کوئی گالی گلوچ نہیں تھا۔ ہر طرف پیار اور محبت کا ماحول تھا۔ یہ باتیں عام دنیا میں ممکن نہیں۔ یہ خدائی جماعت کا ہی کام ہے اور ایسے کام صرف خدا تعالیٰ کے چنیدہ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ نائیجیریا کے اس صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخ ساز جلسہ میں نائیجیریا کے علاوہ درج ذیل 13 ممالک سے وفود اور احباب شامل ہوئے۔ نائیجر (Niger)، کیمرون (Cameroon)، چاڈ (Chad)، ایکیٹوریل گنی (Equarorial Guinea)، کینیا (Kenya)، بینن (Benin)، بورکینا فاسو (Burkina Faso)، گھانا (Ghana)، ساؤتھ افریقہ، جرمنی، یوکے، امریکہ (U.S.A.) اور پاکستان۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کے تینوں دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ اور خطابات MTA پر Live نشر ہوئے۔

نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ: پروگرام کے مطابق چھ بجے شام ''نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر امیر صاحب نائیجیریا نے میٹنگ کا ایجنڈا پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں نائیجیریا میں مزید واقفین ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ مزید ڈاکٹرز بھجوائے جائیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ صورت حال صرف نائیجیریا میں ہی نہیں ہے، ہر ملک سے ایسی درخواستیں مل رہی ہیں لیکن ہمارے پاس واقفین ڈاکٹرز کی کمی ہے اور باوجود کوشش کے کمی ہے۔ حضور انور نے فرمایا نائیجیریا اور گھانا جیسے ممالک جہاں کی جماعتیں پرانی ہیں ان کو خود کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے اپنے واقف ڈاکٹر سامنے آئیں جو کہ خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ اب آپ لوگ خود بوجھ اٹھائیں، مرکز پر بوجھ نہ بنیں۔ اپنا انتظام خود کریں۔ فرمایا جو واقفین ڈاکٹرز یہاں کام کر رہے ہیں ان کو کسی اور جگہ بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پلاننگ کریں اور منصوبہ بندی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سیکرٹری نصرت جہاں کوشش کر رہے ہیں لیکن بڑی مشکل ہے۔ جو ڈاکٹر آتے ہیں تین سال یا پانچ سال کے عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ پھر بہت کم ہیں جو اپنا عرصہ بڑھاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: واقفین نو بچوں کی ابھی تو کونسلنگ کریں، ان کو گائیڈ کریں۔ جو بچے ذہین ہوں، باصلاحیت ہوں اور ان کا تعلیمی معیار بہت اچھا ہو وہ میڈیکل لائن میں جائیں اور ڈاکٹر بنیں اور خدمت کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری وقف نو سے پوچھیں کہ جو طلباء ذہین ہیں اور میڈیسن میں دلچسپی ہے ان کا جائزہ لیں اور ابھی سے کونسلنگ کریں۔

احمدیہ کالج اومیشا (Umaisha) کے بارہ میں امیر صاحب نے درخواست پیش کی کہ اس کالج کو College of Technology میں تبدیل کرنے کا پروگرام ہے۔ کیونکہ علاقہ کے لوگوں کی طرف سے اس کی ڈیمانڈ ہے۔ اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس بارہ میں پہلے Feasibility Report تیار کریں اور وہ بھی بھجوائیں۔ علاقہ کیسا ہے، طلباء کتنے ہوں گے۔ اساتذہ کہاں سے آئیں گے، آمد کیا ہوگی، اخراجات کیا ہوں گے اور کہاں سے پورے ہوں گے۔ ٹیکنیکل اساتذہ کی ضرورت ہوگی پھر متعلقہ سامان، اشیاء کی ضرورت ہوگی۔ ان تمام امور کا جائزہ لے کر بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا نیز یہ بھی بتائیں کہ آیا یہ کالج آف ٹیکنالوجی موجودہ کالج کے ساتھ چلے گا یا صرف کالج آف ٹیکنالوجی بنانا چاہتے ہیں۔ پرنسپل صاحب سے بھی مشورہ کر لیں۔

واقفین ڈاکٹرز کی رخصت کے بارہ میں امیر صاحب نائیجیریا نے درخواست کی کہ پانچ سال بعد رخصت دی جاتی ہے جو کہ ایک لمبا عرصہ ہے۔ اسے اگر تین سال کر دیا جائے تو آسانی ہو جائے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ اس بارہ میں فکرمند نہ ہوں یہ میرے اور ان واقفین ڈاکٹر کے درمیان ہے۔ ان ڈاکٹر نے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور جنہوں نے زندگی وقف نہیں کی انہوں نے پانچ سال کا معاہدہ کیا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل تو حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ ہمارے پرانے مشنری ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اور بڑے خراب حالات میں کام کیا۔ آپریشن ٹیبل نہیں تھا، بجلی نہیں تھی۔ عام کسی میز پر ٹارچ کی لائٹ میں آپریشن کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھانا میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں مَیں مقیم تھا وہاں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ جمعہ اور عید مَیں، بی بی، ایک بچہ اور ایک لوکل معلم جو دوسرے علاقہ سے آیا کرتا تھا ہم تین مل کر جمعہ اور عید ادا کیا کرتے تھے۔ جہاں رہائش تھی وہاں پانی نہیں تھا اور بجلی بھی نہیں تھی۔ ایک تیل کا اور گیس کا لیمپ تھا۔ دوسرے کمرے یا باتھ روم میں جانا ہوتو لیمپ ساتھ لے جانا پڑتا تھا تو پیچھے کمرے میں اندھیرا ہو جاتا تھا۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں اور بہت سہولتیں مہیا ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اپنے لوگ آگے لائیں اور ان میں قربانی کی روح پیدا کریں تاکہ یہ خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے کام کریں۔ ممکن ہے آئندہ سالوں میں آپ کو مرکز سے کوئی ڈاکٹر بھی نہ مل سکے اس لئے اس کی ابھی سے تیاری کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا سے استفسار فرمایا کہ آپ اپنا بجٹ کس طرح تیار کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر ادارہ، سکول اور ہسپتال اپنا اپنا بجٹ بنائیں۔ کیپیٹل اخراجات اور آمد و خرچ کا بجٹ پھر یہ بجٹ نصرت جہاں بورڈ میں پیش ہو اور نصرت جہاں بورڈ اس بجٹ کو دیکھے اور پھر مرکز بھجوائے۔ سال ختم ہونے سے تین ماہ قبل یہ بجٹ بن جانے چاہئیں۔ ہر ہسپتال کو کیپیٹل بجٹ سے اس کا حصہ دیا جائے۔ روٹین کے بجٹ میں سے بھی آپ آئیٹم کاٹ نہیں

سکتے۔بعض کام کرنے ہوتے ہیں، ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہسپتال زیادہ انکم پیدا کر رہے ہیں ان کو کارکردگی کے لحاظ سے ترجیح دی جاسکتی ہے لیکن ہر ہسپتال کی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے اپاپا (Apapa) ہسپتال کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ خاص طور پر تیسری منزل کی دائیں اور بائیں وِنگ کو مکمل کیا جائے۔ حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو ہدایت فرمائی کہ یہ تعمیر مکمل کرنے سے قبل Structural Engineer کی رائے لیں اور اگر کسی حصہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنا پڑے تو کریں۔ حضور انور نے ہسپتالوں کی مرمت اور تعمیر کے کام میں ایک کمیٹی کا تقرر بھی فرمایا۔

حضور انور نے احمدیہ کالج Umaisha، احمدیہ سیکنڈری سکول آرا اور احمدیہ سکول Onda کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ان جگہوں پر بجلی نہیں ہے اور پانی کی بھی شدید قلت ہے اور حکومت کی طرف سے بھی کوئی گرانٹ وغیرہ نہیں مل رہی۔ حضور انور نے فرمایا اگر ان دونوں سکولوں میں کمپیوٹر کلاسز شروع کر دی جائیں تو فائدہ ہوگا۔ حضور انور نے دونوں سکولوں کو پانچ پانچ کمپیوٹر مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور کی خدمت میں یہ معاملہ بھی پیش کیا گیا کہ ایک سکول کے کلاس رومز میں کمی ہے۔ مزید کلاس رومز تعمیر ہونے چاہئیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے بجٹ کے مطابق کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سکولوں کے بارہ میں یہ پلان بھی تیار کریں کہ کس طرح ان کو اس معیار تک لے جایا جاسکتا ہے کہ امتحانات کے دوران جو رقم حکومت کو ادا کرنی پڑتی ہے وہ نہ کرنی پڑے۔ طلباء کی تعداد میں بھی اضافہ کریں اور اپنا معیار بھی بڑھائیں۔

احمدیہ ہسپتال Igebu Ode کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ ہسپتال اچھا کام نہیں کر رہا تو اسے بند کر دیا جائے۔ ایک سے ڈیڑھ سال تک اس کی پراگرس دیکھیں۔ اگر پراگرس اچھی ہے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ اسے بند کیا جاسکتا ہے۔

جامعہ احمدیہ الارو (Ilaro) کے اخراجات کے بارہ میں امیر صاحب نائیجیریا نے بتایا کہ نصرت جہاں فنڈ سے ایک بڑی رقم مہیا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے ہسپتالوں کو کیپیٹل دینے میں مشکلات ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ کو چلانا اور اخراجات مہیا کرنا یہ نصرت جہاں بورڈ کی ذمہ داری نہیں ہے اور نصرت جہاں فنڈ سے اس کا خرچ نہیں جانا چاہئے بلکہ جماعت اس کا خرچ برداشت کرے اور جماعت اس کا بوجھ اٹھائے۔ اب موصیان بھی بڑھ رہے ہیں آمد بھی بڑھ رہی ہے۔ نومبائعین میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ قربانی میں آگے بڑھیں اور چندہ کی عادت ڈالیں۔ چندہ عام کی طرف توجہ دیں اور باقاعدہ پلاننگ کر کے یہ کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کیا گیا کہ کیپیٹل بجٹ کی ایک دفعہ منظوری کے بعد رقم کی Release کے لئے دوبارہ منظوری لینے کی ہدایت ہے جس سے تاخیر ہوتی ہے اور کیپیٹل بجٹ خرچ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب ایک دفعہ کیپیٹل بجٹ کی منظوری ہو جاتی ہے تو پھر دوبارہ منظوری لینے کی ضرورت نہیں۔ امیر صاحب مرکز سے منظور شدہ بجٹ کے مطابق رقم Release کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر دوران سال منظور شدہ بجٹ میں سے کسی وجہ سے کسی کام پر رقم خرچ نہیں کی گئی تو سال ختم ہونے کے بعد یہ رقم خرچ کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت لینی چاہئے۔ اور اگر کوئی پراجیکٹ ایک سال یا زائد عرصہ میں مکمل ہوگا تو ابتدا سے ہی اس کی منظوری لے لینی چاہئے کہ یہ پراجیکٹ ایک سال سے زائد عرصہ، اتنے سالوں میں مکمل ہوگا۔ ساتھ ساتھ اخراجات کا مکمل حساب رکھا جائے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب کسی کام کے لئے درخواست بھجوایا کریں تو ساتھ بتایا کریں کہ ہمارے پاس کُل اتنی رقم ہے اور اس میں فلاں پراجیکٹ کے لئے اتنی رقم منظور ہو چکی ہے اور اب اس قدر باقی ہے اور اس میں سے نئے کام کے لئے منظوری کی درخواست دی جا رہی ہے۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ نصرت جہاں بورڈ کی میٹنگ ہر دو ماہ بعد ہوتی ہے اور اگر کوئی ہنگامی کام ہو تو اس سے پہلے بھی میٹنگ بلالی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر میٹنگ کا ریکارڈ رکھا کریں۔ اگلی میٹنگ میں گزشتہ میٹنگ کے Minuts پڑھے جائیں۔ اگر کسی وجہ سے ایمرجنسی میٹنگ بلائی جائے اور سب ممبران کا حاضر ہونا ممکن نہ ہو تو کم سے کم قورم پورا ہونا چاہئے۔ بورڈ کے چیئرمین صاحب، سیکرٹری صاحب، ڈاکٹر اور ٹیچر کی حاضری لازمی ہے۔ پھر بعد میں بورڈ کے تمام ممبران کو مطلع کیا جائے کہ ایمرجنسی میٹنگ ہوئی اور یہ معاملے ڈسکس ہوئے اور یہ فیصلے ہوئے۔ آپ کو انفارم کر رہے ہیں۔ پھر مرکز سے منظوری کے بعد آپ سب منظوری کے پابند ہیں۔

حضور نے فرمایا اگر میٹنگ میں کسی بات سے کسی ممبر کا اختلاف ہو تو اس کا حق ہے کہ اپنی رائے محفوظ رکھتے ہوئے ریکارڈ میں لائے اور Minuts میں درج ہو۔ مکمل رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے پھر مرکز اس کا فیصلہ دے گا۔

حضور انور نے مزید ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہسپتالوں کو صاف ستھرا ہونا چاہئے اور ساتھ ساتھ Maintainance ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مشین کی خرید سے پہلے اس کی مختلف Qualities پر بحث ہو سکتی ہے۔ لیکن باقاعدہ منظوری کے بعد انچارج ڈاکٹر کی صوابدید پر ہے کہ منظور شدہ رقم میں سے خریداری مکمل کرے اور یہ لازمی نہیں کہ ہر ہسپتال وہی مشین خریدے جو دوسرے ہسپتال نے خریدی ہے۔

جامعہ احمدیہ کے تعلق میں حضور انور نے فرمایا کہ Jamia West African گھانا میں کھولا جا رہا ہے۔ جونیئر جامعہ الارو (Ilaro) میں ہی رہے گا۔ جو طلباء مزید تعلیم یعنی شاہد کی ڈگری کے لئے کوالیفائی کریں گے ان کو گھانا بھجوایا جاسکتا ہے۔ ایک موقعہ پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس حق میں نہیں ہوں کہ کسی ادارے کو بند کیا جائے لیکن حالات اگر خاص ڈگر پر لمبا عرصہ چلتے رہیں تو غور کیا جاسکتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی کہ Naswara State میں جماعت کی کافی پراپرٹی ہے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر امیر صاحب نے بتایا کہ مخالفت نہیں ہے اور نومبائعین کی کافی تعداد اس علاقہ سے آئی ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور ہاؤسا زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے اور زیادہ تر مبائعین مسلمانوں میں سے آئے ہیں۔ حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو ہدایت فرمائی کہ حضور انور کے افتتاحی خطاب کا مختلف مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے تمام احمدی احباب تک پہنچایا جائے۔

حضور انور نے امیر صاحب نائیجیریا کو فرمایا کہ جائزہ لیں کہ کس طرح ہمارے سکول اپنے اخراجات خود برداشت کر سکتے ہیں۔ کانو (Kano) کالج نے اپنی اچھی ساکھ قائم کی ہے۔ پرنسپل صاحب کے حکام سے اچھے تعلقات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے سکولوں میں جہاں بجلی اور پانی کی مشکلات ہیں ان کے لئے سولر سسٹم کا جائزہ لینے اور پانی کے لئے Bore Hole کروانے کے تعلق میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر ان سکولوں میں بورڈنگ ہاؤس کی سہولت مہیا کرنے کے نتیجہ میں ترقی ہوگی تو اس کا بھی جائزہ لیا جائے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جہاں ہمارا اپاپا ہسپتال ہے وہاں اس علاقہ میں اگرچہ اور ہسپتال بھی ہیں لیکن اپاپا (Apapa) ہسپتال نے اپنا اچھا معیار قائم کیا ہے اور ترقی کی ہے اور اچھے تعلقات بنائے ہیں اور دوسرے ہسپتالوں کے باوجود لوگ یہاں آنا پسند کرتے ہیں۔ گورنمنٹ آفیشلز کی بڑی تعداد آتی ہے۔

او جوکورو ہسپتال نے بھی اچھی ترقی کی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ہسپتال اپنے اخراجات بھی نہیں اٹھا سکتا تھا۔ کانو (Kano) ہسپتال کا معیار بھی بہت بہتر ہوا ہے۔ اور ان کی آمد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کی یہ میٹنگ شام سوا سات بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر بورڈ کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں: اس میٹنگ کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ بیس فیملیز کے 120 سے زائد ممبران نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاس میں

اہم نصائح: بعد ازاں پروگرام کے مطابق "مسجد مبارک" ابوجہ (Abuja) میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کا حضور انور کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم عبدالباسط الوری نے پیش کی اور انگریزی میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزم فرہاد احمد نے حضرت مصلح موعود ؓ کے منظوم کلام "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جن کی عمر 15 سال سے زائد ہے ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر ان واقفین نو نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے ان بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ واقف نو ہیں، آپ نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اس پر ان بچوں نے 'ہاں' میں جواب دیا۔ حضور انور نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ کیا آپ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں؟ اس پر بچوں نے 'ہاں' میں جواب دیا۔ حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ ان بچوں سے دوبارہ دستخط کروائیں اور ان سے تحریر لیں کہ یہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے واقفین بچوں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے والدین نے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کیا ہے۔ اب آپ نے اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے۔ اپنی پڑھائی میں باقاعدگی اختیار کریں۔ سیکنڈری سکول کے بعد کیا کرنا ہے، جماعت کو بتائیں۔ اگر جامعہ جانا ہے تو لکھیں کہ ہم نے جامعہ جانا ہے اور مبلغ بننا ہے۔ اگر دوسرے میدانوں میں جانا چاہتے ہیں تو آگاہ کریں۔ لڑکیاں میڈیکل میں جائیں، ڈاکٹر بنیں یا نرس بنیں یا ٹیچر بنیں۔ اب جماعت آپ کو جو بھی حکم دے آپ نے وہی کرنا ہے اور کامل اطاعت کرنی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ابھی سے جس میدان میں، جس شعبہ میں جانا چاہتے ہیں ذہنی طور پر اس کی تیاری کرلیں۔ عام احمدی بچوں سے آپ کا مقام زیادہ ہے۔ آپ اپنے اندر ایمانداری پیدا کریں۔ جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اپنی حالت میں تبدیلی لائیں۔ نصائح فرمانے کے بعد اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ بڑی عمر کی بچیوں میں سکارف بھی تقسیم فرمائے اور بڑی عمر کے بچوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔

بعد ازاں بچوں اور بچیوں نے علیحدہ علیحدہ گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ نو بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس میں 101 واقفین نو بچے اور 64 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔ کلاس کے اختتام پر حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "مسجد مبارک" ابوجہ تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

5 مئی بروز سوموار 2008ء: صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ: پروگرام کے مطابق سوا دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں کل کتنے موصی ہوئے ہیں۔ سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ دو ہزار سے زائد ہیں۔ حضور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ کل چندہ دہندگان 22 ہزار سے زائد ہیں اور گیارہ ہزار کا ٹارگٹ موصی بنانے کا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت بڑا ٹارگٹ ہے اور وقت ختم ہو رہا ہے۔ آپ بہت پیچھے ہیں۔ سب سیکرٹریان کو ہدایت دیں اور زیادہ کوشش کریں۔ آپ کے تمام سیکرٹریان وصایا موصی ہونے چاہئیں۔ اگر کہیں سیکرٹری وصایا غیر موصی ہے تو اس کی جگہ موصی کو سیکرٹری وصایا مقرر کیا جائے۔ اگر کسی جماعت میں صرف ایک ہی موصی ہے تو اس کو سیکرٹری وصایا ہونا چاہئے۔ جو انسان خود موصی نہیں وہ دوسرے کو کیسے کہہ سکتا ہے کہ وصیت کریں۔

سیکرٹری جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس جماعت کا تمام ریکارڈ مکمل ہے؟ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ مکمل نہیں ہے لیکن مکمل کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا آپ سے قبل جو سیکرٹری جائیداد تھے کیا انہوں نے ریکارڈ مکمل نہیں رکھا؟ اب آپ نے کتنا مکمل کیا ہے۔ کیا کر رہے ہیں؟ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب چھ ماہ کے اندر اپنا سارا ریکارڈ مکمل کریں۔ جماعتوں میں اپنے سیکرٹریان کو ہدایت کریں اور ان سے ریکارڈ مکمل کروائیں۔ اور پھر ان سے ریکارڈ منگوائیں۔ آپ کے پاس سارے ملک کی جماعتوں میں جماعتی پراپرٹیز کا ریکارڈ ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امور عامہ کا کام کیا ہے؟ کیا آپ نے قواعد تحریک جدید سے اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں پڑھا ہے؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ذریعہ کتنے احمدیوں نے ملازمت حاصل کی ہے۔ یا ان کی مدد کی گئی ہے۔ آپ کے پاس کیا ریکارڈ ہے۔ فرمایا طلباء کی مدد کریں۔ احباب کی ملازمتوں میں مدد کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کے اندر جو عائلی مسائل، جھگڑے ہوتے ہیں ان کا کیا کرتے ہیں، کس طرح حل کرتے ہیں؟

حضور انور نے **نیشنل سیکرٹری تربیت** سے فرمایا کہ نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ اگر کوئی تربیتی کمیٹی قائم ہے تو کیا کام کرتی ہے۔ باقاعدہ اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ سیکرٹری تربیت خود کمیٹی کا صدر ہوتا ہے۔ اور اس کے ممبران میں مبلغ انچارج، صدر انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ، لجنہ کا نمائندہ اور جماعت کا ایک ممبر (جو اس کام کے لئے موزوں ہو) شامل ہیں۔ فرمایا یہ کمیٹیاں ہر جگہ بنائیں۔ آپ بہت سے معاملے حل کر سکتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور نے دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے کروائے ہیں۔ کتنے سیٹل ہوئے ہیں؟ جلسہ پر جو 34 نکاح ہوئے ہیں ان میں کتنے رشتے آپ کے شعبہ نے کروائے ہیں یا سب احباب نے بغیر آپ کی مدد کے کئے

ہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کر رہے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا آپ بھی رشتے تجویز کریں اور اس سلسلہ میں کوشش کریں۔

حضور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں ان میں سے بعض بڑی عمر کے 34-35 سال کے ہیں اور ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی ان کی شادی کروائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کا عہدہ ایک اہم عہدہ ہے۔ صدر خدام کے ذریعہ نوجوانوں کی لسٹ تیار کریں اور پھر لجنہ کی مدد سے ان کے رشتے کروائیں اور ان کے جوڑے بنائیں۔

نائب امیر نائیجیریا الحاجی الحسن صاحب سے حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے؟ الحسن صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب جو بھی خاص کام سپرد کرتے ہیں اس کو بجالاتا ہوں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعت کا ماہانہ رسالہ نکل رہا ہے؟ سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ "The Truth" ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور رسالہ "Review of Religions" ہمیں لندن مرکز سے آتا ہے اور پھر ہم آگے یہاں شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ بھی تربیتی امور اور رشتہ ناطہ کے معاملات میں خدام اور لجنہ کی مدد کریں۔ صف دوم کے انصار اگر دوسری شادی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن پھر یہ نہ ہو کہ شادی کریں اور پھر اپنی بیوی کو کہیں کہ میرے لئے کما کر رقم بھی لاؤ۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا بجٹ کتنا ہے۔ چندہ عام ادا کرنے والے کتنے ہیں۔ موصی تو الگ ادا کرتے ہیں۔ آپ کا چندہ وصیت کتنا ہے اور چندہ عام کتنا ہے؟ سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ عام ادا کرنے والوں کی تعداد 19 ہزار ہے اور چندہ عام 38 ملین نائرے ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ ہر آدمی 160 نائرے ماہانہ ادا کر رہا ہے اس لحاظ سے اس کی ماہانہ آمدنی قریباً اڑھائی ہزار نائرے بنتی ہے۔ اگر ایک عام مزدور کو بھی لیں تو اس کی بھی تنخواہ کم از کم اڑھائی ہزار نائرے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کا بجٹ بہت بڑھ سکتا ہے۔ آپ کا بجٹ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ اس طرف توجہ دیں اور اپنا بجٹ بڑھائیں اور چندہ کا معیار بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے چندہ دینے والوں میں کتنے کسان ہیں۔ اگر آپ نے گاؤں کے لوگوں کو چندہ میں شامل نہیں کیا اور صرف شہروں کی جماعتوں سے چندہ وصول کر رہے ہیں تب بھی آپ کے چندہ میں اور بجٹ بڑھانے میں بہت گنجائش ہے۔ حضور نے فرمایا ایک ہزار نائرہ فی چندہ دہندہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ موصیان کا بجٹ 34 ملین نائرے ہے اور یہ دو ہزار موصیان کا بجٹ ہے۔ حضور انور نے فرمایا موصیان میں طلباء بھی ہوں گے اور گھریلو خواتین بھی ہوں گی اس کے باوجود فی موصی 17 ہزار نائرے سالانہ ہے اور 1400 نائرے سے زائد ماہانہ ہے۔ اس کا مطلب ہے اس کی ماہانہ تنخواہ 14 ہزار نائرے ہے۔

حضور نے فرمایا جو شخص کسی وجہ سے چندہ ادا نہیں کر سکتا وہ باقاعدہ اجازت لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تربیت، صدر خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ مل کر کوشش کریں اور تربیت کریں کہ اگر خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو برکتوں سے نوازے گا اور ان کی تکلیفیں دور ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر مبلغ، معلم آٹھواں خطبہ مالی قربانی پر دے۔

سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو نومبائعین کو چندہ کے نظام میں شامل کرنے کے لئے خاص کوشش کرنی چاہئے۔ اگر نئے احمدی دو نائرے بھی دیں تو آپ کے چندہ کی انکم ایک ملین نائرا تک جا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت غرباء کی مدد کرتی ہے لیکن نومبائعین کو کچھ نہ کچھ تو دینا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ زکوٰۃ دینی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں نماز کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے۔ سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی نماز کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا اپنے چندہ کے نظام کو بہتر بنائیں، پلاننگ کریں اور منصوبہ بندی کریں۔

سیکرٹری صنعت و تجارت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جن لوگوں کے پاس ملازمت نہیں ہے، کام نہیں ہے ان کو کہیں کہ کام کریں۔ فارمنگ کریں۔ فرمایا ایسے لوگوں کو جو ضرورت مند ہوں زراعت کروائیں۔ تنزانیہ میں یہ کام ہم نے شروع کر دیا ہے وہاں تجربہ کیا ہے۔ اگر ارادے مصمم ہوں تو پھر ضرور کام ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس ملک کا تاثر بڑے ملکوں والا ہے مگر حقیقت میں حالت ایشیا کے غریب ملک والی ہے۔

جب تجربہ کرنا ہے تو ان لوگوں کو رقم کی بجائے بیج اور Fertiliser دیں۔ 100 احباب کا انتخاب کریں اور یہ کام شروع کریں۔ اگر پیداوار اچھی ہو تو پھر اس کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔ فرمایا ایک تجرباتی فیلڈ لیں اور پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ بینکنگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی اپنے آپ کو اس نظام سے علیحدہ نہیں رکھ سکتے۔ لیکن جس کاروبار میں سود کا عنصر ہو ہمیں اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے احباب نے وقف عارضی کی ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 30 سے زائد احباب نے اس سکیم میں حصہ لیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو نئے احمدی ہیں ان کی تعلیمی کلاسز لگائیں۔ ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔

نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ میں آپ نے کیا رول ادا کیا ہے۔ کیا کام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ جلسہ کی ریکارڈنگ کی ہے۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کا تبلیغ کا پروگرام کیا ہے۔ اس سال آپ اب تک کتنی بیعتیں کروا چکے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین مقرر کریں۔ فرمایا، کمیٹی بنائیں جو نومبائعین کو سنبھالے اور ان کی تربیت کا کام کرے۔ حضور انور نے فرمایا جو گزشتہ دس پندرہ سال کے نئے احمدی ہیں ان میں سے ستر فیصد آپ نے جماعت کے نظام میں شامل کرنے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر مبلغ کو دس دس معلمین دیں۔ گاڑی اور موٹر سائیکل دیں، اور وہ اپنے سپرد علاقہ کا دورہ کریں اور ہر جگہ، ہر جماعت، گاؤں میں جائیں اور اپنے رابطے قائم کریں اور نئے آنے والوں کو نظام میں شامل کریں اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ حضور انور نے میدان عمل اور جامعہ احمدیہ الارو (Ilaro) نائیجیریا میں مبلغین کے تقرر اور مبلغین اور معلمین کو ٹرانسپورٹ اور موٹر سائیکل وغیرہ مہیا کرنے کے تعلق میں انتظامی ہدایات بھی دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سال کا جو عرصہ باقی رہ گیا ہے اس میں نومبائعین کی ٹریننگ کا علیحدہ بجٹ بنائیں اور مجھے بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی تبلیغ اور تربیت اور ٹریننگ کا بجٹ ہو ہر مبلغ کو اس کا علم ہو کہ اس کے علاقہ کے لئے سال کا یہ بجٹ ہے اور اس کے اندر رہنا ہے۔ یہ بجٹ ہر مبلغ کو مہیا ہو تا کہ کام میں کہیں بھی روک نہ آئے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ کسی موصی کے تقویٰ کا معیار بہت اونچا ہے لیکن اس نے مالی قربانی نہیں کی تو کیا ایسا موصی بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے موصی کے بارہ میں ربوہ سے مجلس کارپرداز اپنا جائزہ لے کر رپورٹ خلیفۂ وقت کو بھیجتی ہے کہ یہ وصیت بغیر مالی قربانی کے ہے تو اس وصیت کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ خلیفۂ وقت کرتا ہے۔ حضور انور نے نومبائعین کے علاقوں میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور مختلف علاقوں میں مساجد کی تعمیر کے تعلق میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ امیر صاحب اور مبلغ انچارج معلمین کے ریفریشر کورس کا بھی پروگرام بنائیں جو کم از کم دو ہفتہ کا ہو۔

سیکرٹری صاحب وقف نو کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس تمام واقفین نو بچوں کا ریکارڈ موجود ہونا چاہئے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے بچوں کے تعلیمی معیار کا بھی ریکارڈ ہونا چاہئے جن کا تعلیمی معیار اچھا ہے ان کی مزید رہنمائی کی جائے۔ اگر یونیورسٹی میں ان کی مدد کی ضرورت ہو تو مدد دی جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر عاملہ کے تمام ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مبلغین سلسلہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ: نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ کے بعد پروگرام کے مطابق بارہ بج کر دس منٹ پر مبلغین سلسلہ نائیجیریا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے مبلغین فیلڈ میں ہیں اور ان کو کیا پروگرام دیا ہوا ہے۔

حضور انور نے تربیت کے حوالہ سے فرمایا کہ نائیجیریا بہت بڑا ملک ہے۔ تربیت کے لئے ہر علاقہ میں ایک سینٹر ہونا چاہئے۔ وہاں لوگ آئیں رہیں اور قیام کریں اور ٹریننگ حاصل کریں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ دو دو تین تین سرکٹ کو ملا کر تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ایک مرکزی کلاس ہونی چاہئے جس میں امام آئیں اور قیام کریں۔ تربیت نومبائعین کے لئے دو مختلف سینٹر ہونے چاہئیں۔ ایک ملک کے شمال میں اور دوسرا جنوب میں۔ جہاں باقاعدہ مرکزی سطح پر کلاس ہو اور تربیت حاصل کرنے والوں کی رہائش کا انتظام بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا ان تربیتی کورسز میں عبادات، مالی قربانی، تبلیغ و تربیت، نظام جماعت، ایمانداری، محنت، قرآنی تعلیم کے مطابق عمل، بنیادی اخلاق، اطاعت نظام اور بد رسومات کو ختم کرنے کے بارہ میں بتایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسومات کو بتدریج مٹایا جائے اور شدت اختیار نہ کی جائے۔ اسی طرح شادی سے قبل تعلقات اس کے بارہ میں بتانے کی ضرورت ہے اور شروع سے ہی سمجھانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ سب چیزیں اور ان سب امور کے بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق سمجھائیں گے تو سمجھ آ جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ریفریشر کورسز میں صرف تبلیغ کے لئے دلائل سمجھا دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے ان کو دلائل، عقائد سکھائیں لیکن بنیادی تربیت بھی دیں، اخلاق سمجھائیں، نظام جماعت اور اطاعت نظام سمجھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں Maidugri کے علاقہ کے بارہ میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اس علاقہ میں نومبائعین کی ایک بڑی تعداد ہے اور یہاں عیسائیت نے پرائمری سکول کھول رکھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ بھی کھول لیں۔ پرائمری سکول کا جائزہ لے کر مجھے بتائیں۔ آغاز میں دو کمروں کے سکول کھولیں۔ کتنا بڑا علاقہ ہے، سارا جائزہ لیں اور مجھے بتائیں۔ پانی کے لئے بور ہول (Bore Hole) کا جائزہ لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بینن (Benin) میں جو رشید صاحب بور ہول کر رہے ہیں ان کو یہاں بھجوائیں۔ وہ اس علاقہ میں بھی اور بعض دوسرے مقامات پر بھی جائزہ لیں جہاں پانی مہیا کرنے کا پروگرام ہے اور پانی کے مسائل ہیں۔ فرمایا سارا جائزہ لے کر مجھے رپورٹ بھجوائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے علاقے جہاں مسلمان عیسائیت کی طرف راغب ہو رہے ہیں کیونکہ وہ سکول وغیرہ کی سہولت دیتے ہیں تو آپ ان علاقوں میں عارضی مسجد بنا دیں اور پرائمری سکول قائم کریں۔ ایسے علاقوں کے لئے جہاں عام گاڑی نہیں جا سکتی، فور وہیل ڈرائیو (Four Wheel Drive) رکھ لیں۔ جو ٹیمیں کام کر رہی ہیں ان کو فنڈز مہیا کریں۔ موٹر سائیکل دیں، سائیکل دیں، ہر مبلغ کو ٹیم کو مہیا کریں اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام شروع کریں۔

الورین (Ilorin) کے علاقہ میں جہاں نومبائعین کی بڑی تعداد ہے حضور انور نے ایک بڑی مسجد تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور فرمایا کہ پانی کے لئے بھی بور ہول کا جائزہ لیں۔ رشید صاحب آئیں گے تو وہ جائزہ لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جامعہ نائیجیریا کے لئے جو نئے مبلغین آئے ہیں ان کو دو دو سال کے لئے میدان عمل میں بھجوا دیں تا کہ ان کی اچھی ٹریننگ ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغین ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا عمل نمونہ بنتا ہے۔ ان کی بات چیت، آپس میں گفتگو کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ اخلاق اور اطاعت کا معیار بہت اعلیٰ ہونا چاہئے۔ جن کے بیوی بچے ساتھ ہیں وہ اپنی بیویوں کو بتائیں کہ وہ بھی وقف ہوتی ہیں اور قربانی دینی پڑتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جن مبلغین کے بچے بڑے ہو رہے ہیں ان کو ایسے علاقوں میں ایڈجسٹ کریں جہاں تعلیم کی سہولتیں ہیں اور نئے مبلغین کو ان کی جگہ بھجوا دیں۔

حضور نے فرمایا کہ معلمین آپ کے ماتحت ہیں ان کو اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ خود اپنے کام کا جائزہ لیں اور روزانہ کی ڈائری لکھیں۔ صبح اٹھنے سے لے کر رات سونے تک اپنی ہر بات لکھیں۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کی کیا پراگرس ہے اور کیا خامیاں رہ گئی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر مبلغ کو اس کا بجٹ دیں اور وہ اپنے بجٹ کے اندر رہتے ہوئے کام کرے۔ اس طرح مبلغین کو بروقت اخراجات مہیا ہوں گے اور بلوں کی ادائیگی میں غیر معمولی تاخیر نہیں ہوگی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مبلغین اپنی سالانہ Maintenance کا بجٹ اپنے مبلغ انچارج کے ذریعہ امیر صاحب کو بھجوائیں اور پھر اس کے بجٹ کے اندر رہیں۔ ٹرانسپورٹ، تبلیغ اور تربیت کا بجٹ ختم ہو تو مزید دیا جا سکتا ہے۔ ہر مبلغ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کا سالانہ ٹرانسپورٹ، تبلیغ اور تربیت کا یہ بجٹ ہے اور اس بجٹ کے مطابق اخراجات مہیا ہوں۔

اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ نہیں کہ معاملہ اٹھے تو پھر دیکھیں۔ معاملہ سے پہلے حالات پر نظر ہونی چاہئے۔ اور پتہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو عہدیدار بددیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ ان سے کوئی خدمت نہیں لینی۔ مبلغ کا کام ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔ ان کو اسلامی تعلیم بتائیں اور ان کی تربیت کریں۔ معاملہ کو حد سے نکلنے سے پہلے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو ہدایت دیں کہ جو بھی رقم جمع ہو وہ ہفتہ کے بعد بینک میں فوراً جمع کروائیں اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

لائبریری کے قیام کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں لائبریری قائم کریں اور اس میں بنیادی کتب ہونی چاہئیں۔ لندن میں جو کتب شائع ہوئی ہیں وہاں سے منگوائیں اور ابوجہ ہیڈکوارٹر میں بھی اپنی لائبریری بنائیں۔ آہستہ آہستہ سارے سینٹرز میں لائبریری کا قیام ہو۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اپنے کام کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔ مبلغین کرام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد تمام مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

معلّمین کرام کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ: مبلغین کی میٹنگ کے بعد ایک بج کر چالیس منٹ پر معلّمین کرام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے معلّمین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: امید ہے کہ آپ اپنی ڈیوٹی ایمانداری کے ساتھ ادا کر رہے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ میں سے نارتھ ایریا کے کون سے ہیں اور وہاں کے رہنے والے کون سے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: ساؤتھ اور نارتھ کے تین معلّمین نمائندگی کرتے ہوئے کوئی بات کرنا چاہیں تو کریں، کوئی سوال کرنا ہے تو کریں۔ ✿ ...... باؤچی سٹیٹ کے ایک معلّم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کتنا علاقہ ہے۔ اس معلّم نے بتایا کہ میرے سپرد ساٹھ گاؤں ہیں۔

✿ ...... ایک معلّم نے بتایا کہ نارتھ کے جس علاقہ میں مَیں کام کر رہا ہوں وہاں نو ہزار احباب پر مشتمل نومبائعین کی جماعت ہے۔ ان سے ہم چندہ بھی لے رہے ہیں۔ ایک معلّم کے الاؤنس اور بچوں کے تعلیمی الاؤنس کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اس معاملہ پر غور کر رہے ہیں اور یہ معاملہ زیر کارروائی ہے۔

حضور انور نے معلّمین کے علاج، طبی سہولیات کے بارہ میں فرمایا کہ امیر صاحب اور مبلغ انچارج صاحب اس کو دیکھیں اور جو بھی بل صحیح ہیں اور ادا ہونے والے ہیں ان کی جلد ادائیگی کے بارہ میں کوئی حل تلاش کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جماعت نائیجیریا جو کتابیں شائع کرتی ہے اس کی ایک ایک کاپی ہر معلّم کے سینٹر میں ہونی چاہئے۔ اسی طرح ماہانہ رسالہ The Truth اور Review of Religions کی کاپی بھی ہر معلّم کے سینٹر میں مہیا کی جائے۔ حضور انور نے فرمایا جو جماعتیں معلّمین کی ڈیمانڈ کرتی ہیں وہ ان کی رہائشی ضروریات بھی پوری کریں۔ کسی جماعت کے مطالبہ پر اگر معلّم کو وہاں بھجوایا جا رہا ہے تو اس جماعت کو لکھیں کہ معلّم کو رکھنے کے لئے تیاری بھی کرو۔ ✿ ...... ایک معلّم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہماری جماعت اور علاقہ میں بھی تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا جب آپ کے علاقہ میں پچاس ہزار احمدی ہو جائیں گے تو پھر آؤں گا۔

حضور نے فرمایا کہ جو معلّم اس وقت کالج، یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں ان کو کس طرح سیٹل کرنا ہے۔ یہ اپنی Choice کے ساتھ فیلڈ میں نہیں جا سکتے۔

ایک معلّم کے سوال پر کہ معلّمین کو میڈیکل کورسز کروائے جائیں تا کہ ہسپتالوں کی ضرورت پوری ہو سکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے یہ ذمہ داری واقفین نو کو دی ہے۔ معلّمین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ دو بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد تمام معلّمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ابوجہ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں: ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ چودہ فیملیز کی ملاقاتوں کے علاوہ زاریہ اور کاڈونا کی جماعتوں کے خدام نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ڈیوٹی دینے والے خدام نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا اور خدام نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

الوداعی تقریب عشائیہ: آج نائیجیریا میں قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت نائیجیریا نے مسجد مبارک سے ملحقہ احاطہ میں حضور انور کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ الوداعی تقریب عشائیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

تلاوت قرآن کریم بعد امیر صاحب نائیجیریا نے اپنے مختصر ایڈریس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نائیجیریا آمد کو جماعت نائیجیریا کے لئے اور ملک کے لئے باعث خیر و برکت اور تاریخ ساز قرار دیا اور ساری جماعت کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ سوا آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جنازہ غائب: نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ طاہرہ صدیقی صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ ڈاکٹر محبوب احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال نیوبُصَہ کی خوشدامنہ تھیں اور یکم مئی 2008ء کو کراچی میں ان کی وفات ہوئی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"مَیں کامیاب دورہ کے بعد کل واپس جا رہا ہوں۔ آپ سب لوگوں کے تعاون کا بہت شکریہ۔ آپ لوگ جو اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں اپنے سفر کے لئے بھی دعا کریں اور میرے سفر کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے لے جائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو"۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

6 مئی بروز منگل 2008ء: صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نائیجیریا سے لندن کے لئے روانگی: صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت نے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ابوجہ انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے جہاں احباب جماعت حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے۔ ممبران خدام الاحمدیہ نے مارچ پاسٹ کیا اور سفر کے لئے عربی زبان میں دعائیں پڑھیں۔ اور حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی اور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے آئے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ ابوجہ ائرپورٹ پر برٹش ائرویز کے متعین آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے VIP لاؤنج میں آئے۔ حضور انور نے ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔

امیر صاحب نائیجیریا، مبلغ انچارج نائیجیریا اور دیگر جماعتی عہدیداران بھی VIP لاؤنج میں موجود رہے اور حضور انور ایدہ اللہ کو جہاز کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

برٹش ائرویز کی فلائٹ نمبر BA082 انٹرنیشنل ائرپورٹ ابوجہ سے اپنے وقت کے مطابق صبح ساڑھے آٹھ بجے لندن کے لئے روانہ ہوئی اور لندن (UK) کے مقامی وقت کے مطابق دوپہر دو بج کر چالیس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ پر اتری۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ائرویز کی ایک سینئر سٹاف ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو Receive کیا اور امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ائرپورٹ کے باہر تک چھوڑنے آئی۔ تین بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر صاحب یوکے، مبلغ انچارج یوکے، مرکزی وکلاء، افسران شعبہ جات، ذیلی تنظیموں کے صدران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استقبال کے لئے آنے والے احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جس کے بعد ائرپورٹ سے مسجد فضل لندن کے لئے روانگی ہوئی۔

مسجد فضل لندن اور اس کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور مسجد پر چراغاں کیا گیا تھا۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل پہنچے جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور خواتین اور بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف مرد احباب کھڑے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ یہ استقبالیہ تقریب ایم ٹی اے پر Live نشر کی گئی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ مسجد فضل، محمود ہال اور نصرت ہال اور مسجد کا بیرونی صحن نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ سے انتہائی کامیاب و کامران مراجعت پر یہاں مسجد فضل لندن میں عید کا سماں تھا۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ احباب ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارکباد دیتے تھے۔ احباب کی قلبی کیفیات پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ؓ کے یہ اشعار صادق آ رہے تھے۔

صد مبارک آ رہے ہیں آج وہ	روز و شب بے چین تھے جن کے لئے
آ گیا آخر خدا کے فضل سے	دن گنا کرتے تھے جس دن کے لئے

ممبران قافلہ: افریقہ کے اس تاریخی سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ درج ذیل ممبران کو قافلہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم عابد وحید احمد خان صاحب (انچارج شعبہ پریس)، مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت)، مکرم ناصر سعید صاحب، محمود احمد خان صاحب، نصیر الدین ہمایوں صاحب (ممبران سیکورٹی سٹاف)، خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)۔

یوکے سے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب، جرمنی سے مکرم محمد عبداللہ صاحب اور حیدرآباد پاکستان سے مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کو بھی قافلہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کے علاوہ MTA کی مرکزی ٹیم جو چار ممبران مکرم منیر عودہ صاحب، خالد کرامت صاحب، مسرور احمد فراز صاحب، اور محمد افضل قیوم قریشی صاحب پر مشتمل تھی حضور انور کی اجازت سے دورہ کی Coverage اور Live نشریات کے لئے لندن سے بھجوائی گئی تھی۔ MTA کی اس ٹیم نے موسم کی شدت کے باوجود جس طرح محنت اور کوشش سے دورہ کے سارے پروگراموں کو کوریج دی اس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 9 رمئی 2008ء میں گھانا میں جمعۃ المبارک کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں فرمایا تھا:

"جمعہ پر حاضری کا نظارہ دنیا نے کر ہی لیا ہے۔ آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے ایک دوست نے یہ تبصرہ کیا کہ حج کے بعد اتنا بڑا مجمع میں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ جب مَیں خطبے کے دوران ان لوگوں کو دیکھتا تھا تو دل میں خیال آتا تھا کہ پتہ نہیں ایم ٹی اے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو پوری طرح دنیا میں دکھا بھی سک رہے ہیں کہ نہیں۔ لیکن الحمدللہ کہ ہمارے ایم ٹی اے کے لڑکوں نے جو یہاں سے ساتھ گئے تھے اپنی مہارت کا خوب اخلاص سے مظاہرہ کیا اور ایک دنیا نے اس کو دیکھا، اور ان کا بھی ان میں بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے"۔

❁❁❁❁❁❁

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

وصایا: : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17697 مَیں میر انعام الرحمٰن ولد میر عطاء الرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.11.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مظفر احمد العبد: میر انعام الرحمٰن گواہ: سید مبشر الحق

وصیت نمبر:17698 مَیں سیدہ مبارکہ بیگم زوجہ مکرم ایس۔جی۔اے ربانی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن کیونجھر ڈاکخانہ تھمپورا ضلع کیونجھر صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.1.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: کیونجھر میں مکان قیمت دس لاکھ۔ بھوبنیشور میں ...... قیمت اڑھائی لاکھ روپے۔ زیورات طلائی: چوڑیاں پینتیس گرام قیمت -/35,000 روپے۔ ہار دو عدد بتیس گرام قیمت -/32,000 روپے۔ کانٹے پندرہ گرام قیمت -/15,000 روپے۔ مہر -/5,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید عبدالقادر شمیم احمد الامۃ: سیدہ مبارکہ بیگم گواہ: سید طاہر احمد

وصیت نمبر:17699 مَیں رشیدہ بیگم زوجہ مکرم ایم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع کوئمبتور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: زیور بارہ گرام مالا حق مہر قیمت -/9,500 روپے۔ کانٹے 5 گرام قیمت -/4,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم شاہ جہاں معلم الامۃ: رشیدہ بیگم گواہ: ایم عبدالرحیم

وصیت نمبر:17700 مَیں ایم عبدالرحیم ولد محترم ایم مٹّو راوتر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 59 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن تروپور ڈاکخانہ تروپور ضلع کوئمبتور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 26.11.07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم شاہجہان العبد: ایم عبدالرحیم گواہ: سی ایم بشیر احمد

وصیت نمبر:17701 مَیں عبدالصمد سی ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کویت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.03.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ تاحال جائیداد کی تقسیم عمل میں نہیں آئی جب آئے گی اس کی اطلاع کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/300 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماہروف سی ایچ العبد: عبدالصمد سی گواہ: پی پی مصدق احمد

وصیت نمبر:17702 مَیں سیفور محمد ولد مکرم سمسور محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.08.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/75 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبدالعظیم العبد: سیفور محمد گواہ: سید حبیب احمد

وصیت نمبر:17703 مَیں سید حبیب احمد ولد مکرم سید احمد صاحب انور قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کویت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.06.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ ایک عدد مکان 77 گز پر مشتمل جس کی قیمت ڈھائی لاکھ روپے ہے جو اس وقت ایک لاکھ میں رہن پر دیا ہوا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/1440 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید یٰسین احمد العبد: سید حبیب احمد گواہ: فضل کریم

وصیت نمبر:17704 مَیں فرحت باسط زوجہ مکرم مولوی باسط رسول ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر پچاس ہزار روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی: ایک سیٹ ہار، دو چوڑیاں، کانٹے، انگوٹھیاں، بالیاں، چین کل دس تولے قیمت تقریباً ایک لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت دسمبر 07ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ: باسط رسول ڈار الامۃ: فرحت باسط گواہ: جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر:17705 مَیں مظہر سلطانہ زوجہ مکرم نصیر الدین شیرا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے۔ زیورات طلائی: کانٹے بائیس کیریٹ 14.620 گرام قیمت -/13,743 روپے۔ زیور نقرئی 64.46 گرام قیمت 1225 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حکیم محمد دین　　　الامۃ : مظہر سلطانہ　　　گواہ : نصیر الدین شیرا

وصیت نمبر:17706 میں سید لقمان احمد ولد مکرم سید سعید احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.09.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/1,40,400 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مجاہد احمد　　　العبد: سید لقمان احمد　　　گواہ: ظفر احمد منظور

وصیت نمبر:17707 میں فوزیہ ساجد بنت مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء الرحمٰن خالد　　　الامۃ : فوزیہ ساجد　　　گواہ : قریشی محمد فضل اللہ

وصیت نمبر:17708 میں سلطان محمد احسن ولد مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عطاء الرحمٰن خالد　　　العبد: سلطان محمد احسن　　　گواہ: قریشی محمد فضل اللہ

وصیت نمبر:17709 میں محمد نعمان دہلوی ولد مکرم محمد سلیمان دہلوی درویش مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: پندرہ مرلے زمین بمقام ہر چوال روڈ ننگل باغبان قادیان فی مرلہ تیس ہزار روپے اندازاً قیمت ہوگی۔پندرہ مرلے زمین شاملات ننگل باغبان مشترکہ دو بھائیوں میں ہے فی مرلہ قیمت دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4684 روپے ہے۔دوکان سے ماہانہ آمد 800 روپے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر　　　العبد: محمد نعمان دہلوی　　　گواہ: منیر الدین ننگلی

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

کا ذریعہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بھی ایسی تکالیف پہنچیں تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہو اور جب ایسا کہو گے اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ گے اور آخر فتوحات کے نظارے دیکھنے والے ہو گے۔ ہماری مخالفت اگر ہوتی ہے اور ہمیں دکھ دیئے جاتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے ہمارے مالوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے۔یاد رکھو! اگر ہم ابتلاؤں سے کامیاب ہو کر گزر جائیں گے تو اللہ کے اس وعدے کے حقدار ٹھہریں گے کہ انّا فتحنا لک فتحا مُبینا۔یہ شہادتیں جو ہوئی ہیں ان کے پیچھے بھی کئی آوازیں آرہی ہیں۔خدا دشمن کو کبھی خوش نہیں ہونے دیگا۔ ہر شہادت ہمارے لئے خوشیوں کے پیغام لائے گی۔ماضی میں بھی وہی خدا ہمارے ساتھ تھا اور اس نے اپنی قدرتیں دکھلائی تھیں اور آج بھی وہی ہمارا خدا ہے وہ آج بھی اپنی قدرتیں دکھلائے گا ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔وہ خدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدوں کو ضرور پورا کر کے دکھلائے گا۔ہمارا کام ہے اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے وفادار بھائیوں کی خوبیوں کو کبھی مرنے نہ دیں۔

فرمایا: ڈاکٹر عبد المنان صاحب کی شہادت ۲۷؍مئی (صد سالہ خلافت جوبلی) کے بعد پہلی شہادت ہے اس شہید بھائی نے ثابت کر دیا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں بھی ہمارے ایمانوں میں وہی پختگی ہے جو پہلی صدی کے شہداء میں تھی۔ان کی عمر ۴۶ سال کی تھی۔ڈاکٹر عبد المنان صاحب اخلاص ووفا میں بڑھے ہوئے تھے حضور نے فرمایا سندھ کے سفروں میں میرا ان سے تعلق رہا اور ناظر اعلیٰ کی حیثیت سے اور ہمارے خاندان سے بھی گہرا تعلق تھا۔ان کے والد عبد الرحمٰن صدیقی صاحب کا جماعت اور خلافت سے نہایت گہرا تعلق تھا وہ بھی ۴۰ سال تک امیر ضلع میر پور خاص رہے۔ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب ان کی اکلوتی اولاد تھے جو ان کی شادی کے ۱۱ سال بعد پیدا ہوئے۔انہوں نے سندھ میڈیکل کالج سے MBBS کیا پھر امریکہ چلے گئے اور وہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور پھر امریکہ میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا لیکن جب آپ کے والد صاحب کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تمہیں یہاں کے غریب لوگوں کی خدمت کے لئے ڈاکٹر بنایا تھا چنانچہ آپ اپنے والد صاحب کی خواہش پر میر پور خاص واپس آگئے۔ان کے نانا مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور حضرت مصلح موعودؓ کے معالج تھے ان کی والدہ حیات ہیں تہجد گزار اور غریب پرور ہیں وہ ۳۷ سال تک صدر لجنہ میر پور خاص رہیں۔اب انہوں نے بڑھاپے میں بھی یہ صدمہ بہت ہمت سے برداشت کیا ہے۔عبد المنان صاحب نے جماعت کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔آپ میر پور خاص کے امیر تھے اسی طرح سیکرٹری امور عامہ اور قائد علاقہ کے عہدوں پر فائز رہے۔تھر پارکر کے علاقے میں ہر ماہ ذاتی طور پر میڈیکل کیمپ لگاتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے اس غلام کو دست مسیحائی اور شفا عطا فرمائی تھی۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا ان کی اہلیہ لجنہ میر پور خاص کی صدر ہیں انہوں نے بھی اپنے خاوند کے اس صدمہ کو بہت ہمت سے برداشت کیا ہے۔عبد المنان صاحب کا خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔میرے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔انتہائی متقی انسان تھے۔

دوسری شہادت سید محمد یوسف صاحب امیر جماعت ضلع نواب شاہ کی ہے۔وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہترین خدمت کرنے والے تھے۔ ۱۹۵۴ء میں نواب شاہ میں آباد ہوئے تھے۔ ۱۹۶۲ء میں صدر بنے۔ ۱۹۹۴ء میں امیر۔ بہت ملنسار، مہمان نواز خدمت خلق کرنے والے غرباء کا خیال رکھنے والے اور ہر دلعزیز تھے۔ہر شخص کو پہلے سلام کرتے تھے کوشش کرتے کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ واقفین زندگی کا خاص احترام کرتے تھے۔آپ موصی تھے۔ ایوان طاہر کے نام سے ایک مسجد اور ہال تعمیر کروایا تھا۔آپ کی عمر ۷۰ سال کی تھی ان کے چار بیٹے ہیں جن میں سے ایک کی وفات ہو چکی ہے۔حضور نے فرمایا اس موقع پر میں دو زخمیوں کے لئے بھی دُعا کا اعلان کرتا ہوں ان میں سے ایک شیخ سعید صاحب ہیں جن کو ان کی دکان پر زخمی کیا گیا۔ اسی طرح ایک عبد المنان صاحب کے ساتھ زخمی ہونے والے ہیں۔ دونوں افراد کی حالت نازک ہے۔ رمضان میں خاص طور پر ان کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ شہدا کے درجات بلند فرمائے اور جماعت کو انسانیت دشمن لوگوں سے محفوظ رکھے۔ان دنوں میں بہت دُعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

دعائے مغفرت

افسوس! مکرمہ فخر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم مستری عبد الغفور صاحب درویش مرحوم ۱۶ مئی ۲۰۰۸ کو مختصر علالت کے بعد ۹۰ سال سے زائد عمر پا کر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ مکرم حاجی عبد الواحد صاحب ساکن راٹھ (یوپی) کی بیٹی تھیں۔اور شادی کے بعد قادیان آگئیں اور تمام عمر نہایت صبر و شکر سے گذاری۔مرحومہ ملنسار اور عمدہ مذاق رکھنے والی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں آپ نے اپنے پیچھے اکلوتے بیٹے مکرم محمد انعام ذاکر صاحب اور ایک پوتا اور تین پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔(ادارہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورابت کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبوی
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بھارت میں صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی تقریبات کی وسیع پیمانہ پراشاعت

الحمدللہ کہ تمام بھارت میں صدسالہ خلافت جوبلی کی وسیع پیمانہ پرتشہیرواشاعت ہوئی ہے۔ ہر شمارہ میں ہم کسی نہ کسی صوبہ کی اشاعت کاذکرکررہے ہیں۔

مہاراشٹر: صوبہ مہاراشٹر کے درج ذیل اخبارات نے ۲۷ مئی کے پروگرام کی اشاعت کی۔ان کے اسماءاس طرح ہیں۔(۱)لوک مت ناگپور(ہندی) (۲)دیش اُنتی ناگپور(ہندی)(۳)ترون بھارت ناگپور(مراٹھی)(۴)لوک ستا ناگپور(مراٹھی) (۵) پنیہ نگری ناگپور(مراٹھی)(۶)لوک مت ناگپور(مراٹھی)(۷)گول مول کی دنیا ناگپور(ہندی)(۸)دینک بھاسکر ناگپور(ہندی)(۹)ممبئی لکشدیپ ممبئی (مراٹھی)(۱۰)خبریں آج تک(ہندی) (۱۱)نوبھارت ممبئی(ہندی)(۱۲)ہماراماہانگرممبئی(ہندی)(۱۳)نوشکتی ممبئی(مراٹھی)(۱۴)کل کونڈی ممبئی(ملیالم)(۱۵)ماترابھومی(ملیالم)(۱۶)جنم بھومی ممبئی(گجراتی)(۱۷)ہند ماتاممبئی(ہندی)(۱۸)آپلاوارتاہر ممبئی(مراٹھی)(۱۹)دی ہیتاوادا ناگپور(انگلش)(۲۰)ممبئی مررممبئی(انگلش)

ان میں سے نمونۃً چند اخبارات کے تراشے ذیل میں شائع کیے جارہے ہیں۔

روزنامہ ممبئی مررمورخہ ۱۷رجون ۲۰۰۸ء

The secret centennial

How the Ahmadiyyas kept their centenary celebrations in the city a secret

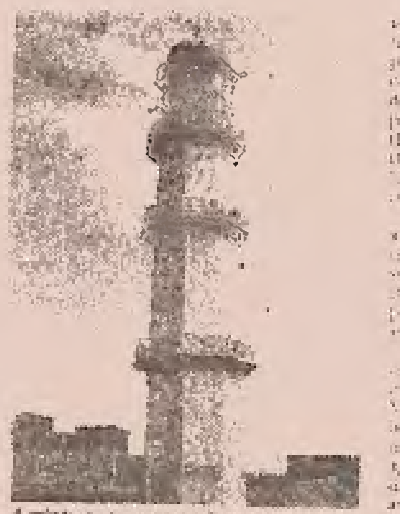

A minaret at a mosque in Qadian Punjab, where the founder of the Ahmadiyya sect was born

روزنامہ لوک مت سماچارناگپور ۲۶رجون ۲۰۰۸ء

अहमदिया मुस्लिम जमात का सर्वधर्म सम्मेलन

روزنامہ ''دی ہیتاوادا(انگلش)ناگپورمورخہ ۴رجولائی ۲۰۰۸ء

Love for each other is the need of hour, says Maulana Ahmed

■ Chandrapur Bureau
CHANDRAPUR, July 3

"PEOPLE are losing confidence in each other. The humanity is to be developed among people and the confidence should be increased on each other. The bonding of confidence and love for each other is the need of the hour," said Maulana Jahir Ahmed. He was addressing a Foundation Day centenary programme of the Ahmadia Muslim community here the other day.

An all community meet (Sarva Dharmiya Sammelan) was also organised on the occasion.

Maulana Sultan Ahmed Jafar, Manohar Dudhalkar, Sakhan Singh, Rev R Shyamkar, Bhante Suman Jiana were prominently present on the dais.

He further said that there should be bonding of love among the people from different communities. This increases confidence on each other and there can be peace everywhere in the world. The religious and the eminent persons from every religion and community should work for this. This bonding can be useful for progress and development of the country also.

The community was founded on May 27, 1908 and this is the year of the centenary.

Various programmes like blood donation, all community meet, eye donation camps, workshops etc are being organised through out the country to mark the occasion.

The other guests also spoke on the occasion. S H Ali conducted the proceeding and also proposed vote of thanks.

Maulana Jahir Ahmed and other guests at the Foundation Day ceremony of Ahmodia Muslim community.

روزنامہ ''دینک ہند ماتا'' ممبئی مورخہ ۲۷رمئی ۲۰۰۸ء

अहमदिया मुस्लिम जमात अपनी स्थापना के आज मनाएगी शताब्दी

मुंबई, २६ मई (संवाददाता)। अहमदिया मुस्लिम जमात अपनी स्थापना के १०० वर्ष पूरे होने पर दुनियाभर में २७ मई को शताब्दी वर्ष मना रहा है। इस अवसर पर मुंबई के तमाम मुस्लिम शांति और मुहब्बत की शपथ लेंगे तथा मुल्क की हिफाजत करने का वादा करेंगे।

मुंबई के वाइएमसीए स्थित अल हक कार्यालय ने शताब्दी वर्ष की पूर्व संध्या पर एक विशेष आध्यात्मिक समारोह का आयोजन किया गया, जिसमें अहमदिया जमात के प्रथम खलीफा हजरत मौलाना हकीम नूरुद्दीन, दूसरे खलीफा हजरत मिर्जा बशीरुद्दीन महमूद अहमद, मिर्जा नासिर अहमद व चौथे खलीफा हजरत मिर्जा ताहिर अहमद के सिद्धांतों व आदर्शों पर चर्चा की गई तथा उस पर अमल करने की शपथ ली गयी। हजरत मिर्जा ताहिर अहमद ने शताब्दी महोत्सव के मौके पर अपने संदेश में कहा है कि खिलाफत व्यवस्था केवल चारित्रिक और आध्यात्मिक विषय की ओर ध्यान आकर्षित करती है। शांति और सौहार्द पर विश्वास करती है। ताहिर अहमद के मुताबिक जमात राष्ट्र के साथ वफादारी सिखाती है और देश के संविधान का पालन करने की प्रेरणा देती है। २७ मई को अहमदिया जमात के १०० वर्ष पूरे हो गए हैं।

''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''
روزنامہ ''نوبھارت'' ممبئی مورخہ ۲۴رمئی ۲۰۰۸ء

मुहब्बत सभी से नफरत किसी से नहीं

जमाअत-ए-अहमदिया का शताब्दी वर्ष

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 18 September 2008 | Issue No. 38

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں

ہم تو زمانے کے اس امام کو مان چکے ہیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں آپ کے غلام کی حیثیت سے نبی کا مقام ملا ہے۔ اس لئے خدا کا فیصلہ آنے تک صبر و حوصلہ سے تمہارے ظلموں کو برداشت کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ اس آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلیں گے اور خدا کی بشارتیں ہمارے ساتھ ہیں

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں بھی ہمارے ایمانوں میں وہی پختگی ہے جو پہلی صدی کے شہداء میں تھی

ڈاکٹر عبدالمنان صاحب اور سید محمد یوسف صاحب کی شہادتوں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۲/ ستمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۲/ ستمبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ وَلَاتَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

پھر فرمایا: ان آیات کی تلاوت سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ آج جو مضمون میں بیان کرنے لگا ہوں وہ گزشتہ دنوں ہمارے بھائیوں اور بزرگوں کی شہادت کے حوالے سے ہے۔ ان آیات میں صبر و دعا، شہداء کا مقام، ابتلاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی طرف توجہ اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام پانے والوں کا ذکر ہے اور یہ باتیں ہیں جو ایک مومن کے حقیقی مومن ہونے کی نشاندہی کرتی ہیں۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ مشکلات کے وقت گھبراتے نہیں بلکہ ہر مشکل ان کی توجہ کو اللہ کی طرف پھیرتی ہے اور فوری ردعمل اس تکلیف پر مومن کا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ہوتا ہے۔ پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کیا ہے، مشکلات آئیں گی اور تکلیفیں پہنچیں گی لیکن تمہارے ایمان کی پختگی کا اظہار یہ ہونا چاہئے کہ صبر سے برداشت کرنا ہے۔ بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر نہیں کرنی۔ شکوہ نہیں کرنا، کسی کے آگے نہیں جھکنا بلکہ صرف اللہ کے آگے جھکنا ہے۔ ایمان میں استقامت اور ثبات قدم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام پر استقلال سے قائم رہنا ہوگا۔ اس کام پر استقلال سے قائم رہنا ہوگا جو اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا ہے اور وہ کام ہے اللہ کی توحید کو دنیا میں پھیلانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا اور جس زمانے کے امام سے خدا نے آپ کو روشناس کیا ہے اس سے دنیا کو بھی روشناس کرانا ہے۔ ہو سکتا ہے تم کو اس کے لئے جان و مال کا نقصان بھی برداشت کرنا پڑے روحانی اذیتیں بھی جھیلنی پڑیں اور روحانی اذیتوں سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے روکا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برے ناموں سے پکارا جائے۔ تو فرمایا کہ ان سب اذیتوں سے گزرنا پڑے گا۔ فرمایا: اگر تم صبر اور حوصلے سے ان امتحانوں سے گزرو گے تو اللہ تمہارے ساتھ ہے انجام کار فتح صبر کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جان قربان کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا مقام رکھتے ہیں فرماتا ہے کہ دشمن تمہاری زندگی کا خاتمہ کر کے اور جان لیکر عددی لحاظ سے تم کو کمزور کرنا چاہتا ہے لیکن یاد رکھو کہ جب خدا تمہارے ساتھ ہے وہ خدا جو کائنات کا مالک ہے تو چند اشخاص کا قتل الٰہی جماعتوں کو مردہ نہیں کرتا بلکہ بندہ اگر خدا کی خاطر مرتا ہے تو دوسرے جہاں میں اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے اور اس ایک شخص کی موت سے کئی لوگوں کی زندگیاں پھوٹتی ہیں۔ ایمانی لحاظ سے کئی کمزور سستیوں سے باہر آ جاتے ہیں ان کے ایمان میں زندگی کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے کئی دشمن کے آگے سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ایک شخص کی موت نے ہم میں بھی وہ روح پھونک دی ہے جس سے ہم ایک نئے جوش اور جذبہ سے دین کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا: ایسے ہی جذبات سے بھرے خطوط ان دنوں موصول ہو رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک حدیث کی روشنی میں شہید کی خصوصیات، اعلیٰ درجات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اوّل اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کو بخش دیا جاتا ہے (۲) جنت میں اس کو ٹھکانہ عطا کیا جاتا ہے۔ (۳) قبر کے عذاب سے بچایا جاتا ہے۔ (۴) گھبراہٹ اور بے چینی سے اس کو بچایا جاتا ہے۔ (۵) وقار کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ (۶) اس کو اپنے ۷۰ اقارب کی شفاعت کا حق دیا جاتا ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس کا بدلہ لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ دشمن کو فرماتا ہے کہ تم نے ایک زندگی ختم کر کے سمجھ لیا کہ تم نے جماعت کو کمزور کر دیا لیکن یاد رکھو کہ مرنے والے نے تو اللہ کا قرب پا لیا ہے اور اس کی شہادت بھی بغیر بدلے کے نہیں رہے گی۔

خوں شہیدان امت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

آج بھی خدا تعالیٰ ہر شہید کے خون کے ایک ایک قطرے کا خود انتقام لے گا۔ باوجود مسلمان ہونے کے قرآن پر ایمان کا دعویٰ رکھنے کے یہ لوگ پھر بھی مسلمانوں کا قتل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا۔

(سورۃ النساء: ۹۴)

ترجمہ: اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا، اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور مومن کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ اُسامہ بن زید اور ایک انصاری نے جنگ کے موقعہ پر ایک کافر کا تعاقب کیا اور اس کو مغلوب کیا اور اس کے کلمہ پڑھ لینے کے باوجود اس کو قتل کر دیا جب اس بات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: کیا تو نے اس کو کلمہ پڑھ لینے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ کیا تو نے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھ لینے کے بعد بھی قتل کر دیا۔ عرض کیا کہ وہ تلوار کے خوف سے ایسا کہہ رہا تھا آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ رہا تھا آپؐ اس قدر ناراض ہوئے کہ اسامہ نے خواہش کی کاش میں اس واقعہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا۔

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے یہ اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کی جان و مال محفوظ ہیں باقی اس کا حساب اللہ کے پاس ہے۔ فرمایا یہ جو نام نہاد علماء مسلمانوں کو غلط طور پر اکساتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ پر تو ایمان لاتے ہیں مگر محمد رسول اللہ پر ایمان نہیں لاتے کیا انہوں نے ہمارے دل چیر کر دیکھے ہیں کہ ہمارے دلوں میں کیا ہے...؟ فرمایا یاد رکھو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا جو عرفان اور جو فہم و ادراک اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے ان مولویوں کو تو اس کا کروڑواں حصہ بھی ادراک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

پس یہ ہے وہ مقام آنحضرت کا۔ لیکن فتنہ پرداز اور بدطینت ملاں کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ لوگ کام تو وہ کرتے ہیں جن کی نہ خدا اجازت دیتا ہے اور نہ اس کا رسول اجازت دیتا ہے اور اس پر ظلم یہ ہے کہ اس کے مقدس نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ پس ہم تو اس رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے رہیں گے۔ فرمایا: اب بھی ظلم سے باز آ جاؤ اور یاد رکھو کہ جیسے کل خدا تعالیٰ نے اپنے نشان ظاہر کئے تھے آج بھی ظاہر کرے گا۔ ہم تو زمانے کے اس امام کو مان چکے ہیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں آپ کے غلام کی حیثیت سے نبی کا مقام ملا ہے۔ اس لئے خدا کا فیصلہ آنے تک، صبر و حوصلہ سے تمہارے ظلموں کو برداشت کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ اس آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلیں گے اور خدا کی بشارتیں ہمارے ساتھ ہیں اور جب خدا کی بشارتیں ہمارے ساتھ ہیں تو ہمیں ان کے نقصان پہنچانے کی کیا پرواہ! یہ دکھ اور تکلیفیں تو ہماری روحانی ترقی

باقی صفحہ نمبر 14